داڑھی اور بالوں

کے شرعی احکام

• داڑھی کے جملہ احکام • مونچھوں کے جملہ احکام • سر کے بالوں کے احکام
• پورے جسم کے بالوں کے احکام • زیرناف کے مفصل احکام
• عورت کے بالوں کے احکام • جدید ہیئر کلر بالوں کا حکم • خضاب کا حکم

تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعة الرشید، احسن آباد

مکتبہ عمر فاروق

داڑھی اور بالوں
کے شرعی احکام

- داڑھی کے جملہ احکام
- مونچھوں کے جملہ احکام
- سر کے بالوں کے احکام
- پورے جسم کے بالوں کے احکام
- زیرناف کے مفصل احکام
- عورت کے بالوں کے احکام
- جدید ہیئر کلر بالوں کا حکم
- خضاب کا حکم

تالیف
حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید، احسن آباد

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345

جملہ حقوق کمپیوٹر کمپوزنگ و ڈیزائننگ محفوظ ہیں

نامِ کتاب ...... داڑھی اور بالوں کے شرعی احکام

تالیف .... حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد

اشاعتِ پنجم .... سنہ ۲۰۱۹ء

تعداد ۱۱۰۰

طابع .... خالد سمیع پرنٹنگ پریس

قارئین کی خدمت میں

کتاب ہذا کی تیاری میں تصحیح کتابت کا خاص اہتمام کیا گیا ہے، تاہم اگر پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو التماس ہے کہ ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان اغلاط کا تدارک کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ

ناشر

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel:021-34604566 Cell: 0334-3432345
maktabaumarfarooq@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ معارف القرآن: احاطہ دار العلوم کورنگی کراچی۔ 021-35031565
- سعدی اسلامی کتب خانہ: گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی۔ 0333-2305791
- مکتبہ لدھیانوی: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34130020
- مکتبہ رشیدیہ: سرکی روڈ کوئٹہ۔ 081-2662263
- مکتبہ اسلامیہ: امین پورہ بازار فیصل آباد۔ 041-2631204
- مکتبہ سید احمد شہید: اردو بازار لاہور۔
- مکتبہ بیت العلم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- مکتبہ دار الاشاعت: ایم اے جناح روڈ اردو بازار کراچی 021-32631834
- اسلامی کتب خانہ: علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔ 021-34927159
- مکتبہ فاروق اعظم: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔
- کتب خانہ رشیدیہ: راجہ بازار راولپنڈی۔
- مکتبہ رحمانیہ: اردو بازار لاہور۔ 042-37224228
- مکتبہ علمیہ: جی ٹی روڈ اکوڑا خٹک ضلع نوشہرہ۔ 092-3630594
- دار الاخلاص: محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور۔

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	عرض مؤلف	7
2	داڑھی منڈانے اور کٹانے کا حکم	8
3	داڑھی کا فلسفہ اور اس کے رکھنے کا حکم	9
4	ایک مشت سے زائد داڑھی کتروانا	10
5	داڑھی تینوں جانب سے ایک مٹھی ہونا ضروری ہے	11
6	ڈاڑھی کے بارے میں ائمہ اربعہ کے مذاھب	12
7	داڑھی کی حد کہاں سے شروع ہوتی ہے	13
8	رخسار کے بالوں کا حکم	14
9	حلق کے بالوں کا حکم	14
10	ریش بچہ کا حکم	14
11	سفید بال اکھاڑنے کا حکم	15
12	کٹے ہوئے بالوں کا حکم	15
13	وضو کرتے ہوئے گرنے والے بالوں کا حکم	16
14	داڑھی پیدا کرنے کے لئے استرا چلانا	16
15	داڑھی کو برا سمجھنا	17
16	بیماری کی وجہ سے داڑھی منڈوانا	17
17	داڑھی منڈانے کی تاریخ	17
18	داڑھی میں گرہ لگانا	18

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
19	داڑھی کے بال مسجد میں نہ گریں	18
20	ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا	18
21	داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب؟	19
22	عورت کی داڑھی مونچھ نکل آئے تو کیا کرے	20
23	خضاب استعمال کرنے کا حکم	21
24	سیاہ خضاب کا حکم	21
25	حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ	22
26	مجاہدین کیلئے سیاہ خضاب کا حکم	23
27	دھوکہ دہی کیلئے سیاہ خضاب کا استعمال	23
28	بیوی کو خوش کرنے کیلئے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا حکم	23
29	جدید ہیئر کا حکم	24
30	سیاہ خضاب تیار کرنے کا حکم	25
31	داڑھی منڈے کی اذان واقامت	25
32	داڑھی کٹانے والے کی امامت	25
33	داڑھی کٹانے والے کے پیچھے نمازِ تراویح جائز نہیں	26
34	داڑھی مونڈنے کی اجرت	26
35	ہاتھوں کا گناہ	27
36	داڑھی منڈے کو سلام کرنے کا حکم	27
37	داڑھی منڈے کے سلام کا جواب	27
38	ہر داڑھی والے کو مولانا کہنے کا حکم	28
39	مونچھوں کا حکم	29

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
40	مونچھوں کو تراشنے کا حکم	29
41	مونچھوں کو دائیں بائیں بڑھانے کا حکم	30
42	مجاہدین کے لیے مونچھیں بڑھانے کا حکم	30
43	مونچھوں کو مونڈنے کا حکم	31
44	سر کے بالوں کی جائز صورتیں	31
45	سر پر بال رکھنے کا حکم	32
46	سر کے بالوں کی ناجائز صورتوں کا حکم	33
47	بچوں کے بالوں کا حکم	33
48	مرد کے لئے جوڑا باندھنا جائز نہیں	34
49	عورتوں کا جوڑا باندھنا	34
50	مصنوعی بال لگانے کا حکم	35
51	انسانی بالوں کو بیچنا	35
52	عورتوں کا بال کٹوانا	36
53	بال کٹوانے کی ممانعت کس عمر سے ہے؟	37
54	عورت کے سر کے بالوں کی حد	37
55	بالوں کو ڈیزائن سے سنوارنا	38
56	ابرو کے بال کاٹنے کا حکم	38
57	سینہ اور پیٹ کے بالوں کا حکم	39
58	ران اور بازو کے بالوں کا حکم	39
59	ناک کے اندر کے بالوں کا حکم	39
60	کان کے بالوں کا حکم	39

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
61	گردن کے بالوں کا حکم	39
62	زیر بغل کا حکم	40
63	زیر ناف کا حکم	40
64	زیر ناف صاف کرنے کا مسنون طریقہ	40
65	زیر ناف صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کا استعمال	41
66	زیر ناف دوسرے سے صاف کروانا	41
67	میت کے زیرِ ناف صاف کرنے کا حکم	41
68	زیر ناف کی حدود	42
69	سر میں تیل لگانے کا حکم	42
70	سر پر مانگ نکالنے کا حکم	43
71	بالوں کو اچھی طرح رکھنے کا حکم	43
72	بال کے پاک و ناپاک ہونے کی تفصیل	44
73	محرم کا سر سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوانے کا حکم	44
74	محرم کے سر پر بال نہ ہوں تو کیا کرے؟	45
75	داڑھی منڈانے کے دنیوی نقصانات	45
76	داڑھی کے متعلق ایک نظم	47

عرضِ مؤلف

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم:

جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے الدنیا سجن المؤمن و جنة الکافر یعنی دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔

مطلب یہ ہے کہ کافر ایمان کی دولت سے محروم ہونے کی بناء پر احکام شرع کا پابند نہیں آزاد ہے لیکن جس بندے کو اللہ تعالی نے ایمان کی دولت سے نوازا ہے وہ شریعت کے تمام احکام کا پابند ہے، وہ دنیا میں آزادانہ زندگی نہیں گزار سکتا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں احکام شرع کی پابندی کرنا اس پر لازم ہے۔ اسلام میں دیگر شعبہ ہائے زندگی کی طرح انسانی جسم میں اگنے والے تمام بالوں کے متعلق بھی واضح احکامات موجود ہیں۔ سر کے بال، داڑھی کے بال مونچھیں زیر ناف، زیر بغل اسی طرح عورتوں کے سر کے بال وغیرہ غرضیکہ انسانی جسم میں اگنے والے تمام بالوں سے متعلق الگ الگ احکامات موجود ہیں، ان کی پابندی ہر مومن مرد و عورت کے لیے ضروری ہے، لیکن موجودہ دور میں دیگر احکامات شرعیہ کی طرح بالوں سے متعلق احکامات کے بارے میں بھی انتہائی غفلت برتی جا رہی ہے۔ اس لیے خیال ہوا کہ بالوں کے متعلق تمام مسائل کو قرآن و حدیث اور فقہ کی معتبر و مستند کتابوں سے اخذ کر کے یکجا کیا جائے۔ تاکہ لوگوں کے لیے مسائل کو تلاش کرنا ان پر عمل کرنا آسان ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی کی توفیق سے یہ کام مکمل ہوا اور رسالہ کی شکل میں منظر عام پر آیا اور اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت سے نوازا، الحمدللہ ہزاروں کی تعداد میں یہ رسالہ طبع ہوتا رہا، اور ہزاروں بندگانِ خدا نے اس سے فائدہ حاصل کیا اور کر رہے ہیں، بہت سے احباب وقتاً فوقتاً اس کے مفید ہونے کی اطلاع دیتے ہیں اور ساتھ ہی اس پر نظر ثانی کا مشورہ بھی، اس لیے اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس پر دوبارہ نظرِ ثانی کر کے بعض عنوانات کے اضافہ کے ساتھ مزید عربی حوالہ جات کا بھی اضافہ کیا گیا ہے، نئے اضافہ شدہ ایڈیشن کو شائع کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالی سے دعاء ہے اس رسالہ کو اپنے دربار میں مزید قبولیت سے نوازے اور امت کے لیے نافع بنائے۔ میرے لیے اور میرے اساتذہ کرام، والدین اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین

وصلی اللّٰہ تعالی علی خیر خلقه محمد و علی اٰله واصحابه اجمعین۔

راقم الحروف
بندہ احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
خادم افتاء و تدریس جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

داڑھی منڈانے اور کٹانے کا حکم

سوال ...... داڑھی منڈانے اور ایک مشت سے کم کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب ...... مردوں کے لیے داڑھی رکھنا واجب ہے اور اس کی مقدار شرعی ایک قبضہ یعنی ایک مشت ہے داڑھی رکھنا تمام انبیاء علیہم السلام کی متفقہ سنت مستمرہ ہے۔ اسلامی اور قومی شعار ہے شرافت و بزرگی کی علامت ہے چھوٹے بڑے میں فرق و امتیاز کرنے والی ہے۔ اسی سے مردانہ شکل کی تکمیل اور صورت نورانی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دائمی عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے دائمی فطرت سے تعبیر فرمایا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو داڑھی رکھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ لہٰذا داڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے منڈانا حرام اور گناہ کبیرہ ہے اس پر امت کا اجماع ہے۔

مشكاة المصابيح للتبريزي (۸۱/۱)

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : " عشر من الفطرة : قص الشارب، وإعفاء اللحية، والسواك واستنشاق الماء وقص الأظفار وغسل البراجم، ونتف الإبط وحلق العانة وانتقاص الماء)

وعن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى صلى الله عليه وسلم خالفوا المشركين اوفروا اللحى واحفوا الشوارب وكان ابن عمر رضى الله عنهما اذا حج اواعتمر قبض على لحيته فما فضل اخذ ٥

(بخاری ص ۸۷۵ ج ۲)

یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو۔ داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کبھی حج یا عمرہ کرتے تھے تو داڑھی کو مٹھی میں پکڑ لیا کرتے تھے۔ بس جو مٹھی سے زیادہ ہوتی اس کو کتروا دیتے۔

علامہ محمود خطاب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اسی وجہ سے تمام ائمہ مجتہدین جیسے امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ علیہم وغیرہ کے نزدیک داڑھی منڈانا حرام ہے۔

(المنهل ص ۱۸٦ ج ۱ فتاوی رحیمیه ص ۲۴۵ ج ٦)

حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں:
داڑھی رکھنا واجب ہے منڈانا کٹانا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔
لقوله عليه السلام خالفوا المشركين اوفروا اللحى متفق عليه وفى الدر المختار يحرم على الرجل قطع لحيته والسنة فيها القبضه۔
(امداد الفتاوی ص ۲۲۳ ج۴)

داڑھی کا فلسفہ اور اس کے رکھنے کا حکم

مسلم قوم ایک مستقل وممتاز ملت ہے جو تمام اقوام وملل سے بالکل علیحدہ فطرت سلیمہ کی حامل ومالک ہے اللہ نے اس کو اقوام عالم پر شاہد وعادل بنا کر بھیجا ہے۔

وكذلك جعلنا كم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا○ كنتم خيرا امة اخرجت للناس
(یعنی ہم نے تم کو ایک ایسی امت بنایا ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں پر شاہد ہو اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ شاہد ہوں، تم لوگ بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئی ہے)

لیکن افسوس کہ یہ قوم اپنی دینی ومذہبی خصوصیات تو عرصہ ہوا کھو چکی تھی آج اپنی تمدنی و معاشرتی امتیازات کو بھی فنا کرتی جارہی ہے۔ رسم ورواج میں اہل وطن (ہنود) کی اتباع تمدن ومعاشرت میں اہل مغرب (انگریزوں) کی تقلید مسلمان کے رگ وریشہ میں سرایت کرتی جارہی ہے۔

آج جبکہ دنیا کی ہر قوم اپنی زندگی اور اپنی قومی وملی خصوصیت کے بقاء وتحفظ کے لیے سرگرم عمل نظر آرہی ہے۔ مسلمان اپنی قومی وملی خصوصیات وامتیازات کو فرنگیت کے بھینٹ چڑھا کر ان ہی میں جذب ہوتی جارہی ہے۔

یا للعجب! کل جو قوم اقوام عالم کے لیے جاذب ومصلح تھی (متقداء ورہنما تھی، ہر قوم اسلام کے دامن میں پناہ کی متلاشی تھی) وہ آج کس سرعت کے ساتھ دوسروں میں جذب ہوتی جارہی ہے۔ اور دوسروں کی نقالی ہی کو معیار ترقی خیال کیا جاتا ہے حالانکہ اہل بصیرت کے نزدیک یہ انتہائی تنزل وانحطاط اور قومیت کے لیے زہر ہلاہل سے کم نہیں۔

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تومیروی بہ ترکستان است

داڑھی اسلام کے اہم شعار میں سے ہے، بلکہ انسانی وفطری اصول سے خواص رجولیت میں سے ہے لیکن افسوس سب سے زیادہ مسلمان ہی اس کی صفائی کے درپے ہیں اور اس طور سے قومی وملی امتیاز سے قطع نظر فطرت وانسانیت کے لیے بھی مضحکہ خیزی کا ذریعہ بن رہی ہے۔

اس لیے جب داڑھی اسلام کا شعار ہے اور داڑھی کٹوانا یا منڈانا اور مونچھوں کا بڑھانا یہود ونصاری اور مشرکین کا شعار ہے تو آپ ﷺ نے اپنی امت کو داڑھی رکھ کر اس شعار کی حفاظت کا اور دوسری اقوام کی مخالفت کا حکم فرمایا ہے چنانچہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے

صحيح مسلم للنيسابوري (1/ 153)

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ''جزوا الشوارب وأرخوا اللحى خالفوا المجوس'' -

صحيح مسلم للنيسابوري (1/ 153)

حدثنانافع عن ابن عمرقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفواالمشركين أحفواالشوارب وأوفوااللحى

ان روایات کے مثل اور بہت سی روایات کتب حدیث میں موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مشرکین اور مجوس داڑھی منڈاتے تھے اور مونچھیں بڑھاتے تھے جیسا کہ آج کل عیسائی اور ہندو قوم کر رہی ہے۔تو مسلمانوں پر لازم ہے۔اپنے اس شعار کی حفاظت کرے، ایک مٹھی کی مقدار داڑھی رکھے، اس کو ہرگز کم نہ کرے اور مونچھوں کو کٹوائے۔(ماخذہ:امدادالفتاویٰ)

ایک مشت سے زائد داڑھی کٹوانا

سوال......داڑھی جب ایک مٹھی سے بڑھ جائے تو اس کو کتروانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... مٹھی سے زیادہ داڑھی کو کتروانا مستحب ہے، نہ کتروانا بلکہ اپنی حالت پر چھوڑ دینا بھی جائز ہے، البتہ حد سے زیادہ بڑھ جائے کہ دیکھنے میں بے ڈھنگا معلوم ہو رہا ہو تو مٹھی سے زائد کو کاٹ لینا ہی بہتر ہے۔

وفی شرح شرعة الاسلام ص/298

انه صلی الله علیه وسلم کان یاخذ من لحیته طولا وعرضا علی قدر القبضه کذا فی الطرائف والظرائف للتهانوی

والقصر سنة فیها وهو ان یقبض الرجل لحیته فان زاد منها علی قبضة قطعة کذا ذکر محمد رحمه اللّٰه۔

(عالمگیری ص ۲۳۹ ج۴ اور امداد الفتاویٰ ص ۲۲۰ ج۴)

سنن الترمذي لمحمد الترمذي (5/ 94)

حدثنا هناد حدثنا عمر بن هارون عن أسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها قال أبو عيسى هذا حديث غريب

الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 417)

»عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذ من اللحية من طولها وعرضها« أورده أبو عيسى يعني الترمذي في جامعه اهـ ومثله في المعراج وقد نقله عنها في الفتح وأقره

داڑھی تینوں جانب سے ایک مٹھی ہونا ضروری ہے

سوال......داڑھی کا ایک مٹھی ہونا صرف نیچے ٹھوڑی کی جانب سے یا ہر جانب سے؟

جواب......تینوں جانب سے ایک مٹھی ہونا ضروری ہے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے مٹھی پکڑ کر زائد کو کاٹے اسی طرح دونوں جانب سے بھی مٹھی بھر ہونا ضروری ہے۔

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 526)

وأما اللحية فذكر محمد في الآثار عن الإمام أن السنة أن يقطع ما زاد على قبضة يده قال وبه نأخذ كذا في محيط السرخسي وكذا يأخذ من عرضها ماطال وخرج عن السمت التقرب من التدوير من جميع الجوانب لأن الإعدال محبوب والطول المفرط قد يشوه الخلقة ويطلق ألسنة المغتابين وأخرج الطبراني عن عمر أنه أخذ من لحية رجل ما زاد على القبضة ثم قال له يترك أحدكم نفسه حتى يكون كأنه سبع من السباع

ڈاڑھی کے بارے میں ائمہ اربعہ کے مذاہب

ایک مٹھی داڑھی رکھنا آئمہ اربعہ کے نزدیک واجب ہے،

حنفیہ کی دلیل

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 417)

(لا) يكره (دهن شارب و) لا (كحل) إذا لم يقصد الزينة أو تطويل اللحية إذا كانت بقدر المسنون وهو القبضة وصرح في النهاية بوجوب قطع ما زاد على القبضة بالضم، ومقتضاه الإثم بتركه الا أن يحمل الوجوب على الثبوت، وأما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة، ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد. وأخذ كلها فعل يهود الهند ومجوس الأعاجم فتح.

مالکیہ کی دلیل

تحفة الأحوذي شرح جامع الترمذي (15/ 45)

اعلم أن أثر ابن عمر الذي أشار إليه الطبري أخرجه البخاري في صحيحه بلفظ: وكان ابن عمر إذا حج أو اعتمر قبض على لحيته. فما فضل أخذه. قال الحافظ: هو موصول بالسند المذكور إلى نافع وقد أخرجه مالك في الموطأ عن نافع بلفظ: كان ابن عمر إذا حلق رأسه في حج أو عمرة أخذ من لحيته وشاربه. وفي حديث الباب مقدار المأخوذ. قال الكرماني: لعل ابن عمر أراد الجمع بين الحلق والتقصير في النسك فحلق رأسه كله وقصر من لحيته ليدخل في عموم قوله تعالى: (محلقين رؤوسكم ومقصرين) وخص ذلك من عموم قوله: ووفروا اللحي. فجعله على حالة غير حالة النسك. قال الحافظ: الذي يظهر أن ابن عمر كان لا يخص هذا التخصيص بالنسك بل كان يحمل الأمر بالإعفاء على غير الحالة التي تتشوه فيها الصورة بإفراط طول شعر اللحية أو عرضه انتهى. وقال في الدراية: قوله إن المسنون في اللحية أن تكون قدر القبضة،

شوافع کی دلیل

المجموع شرح المهذب (1/ 290)

سبق في الحديث أن إعفاء اللحية من الفطرة فالإعفاء بالمد: قال الخطابي وغيره هو توفيرها وتركها بلا قص: كره لنا قصها كفعل الأعاجم: قال وكان من زي كسرى قص اللحى وتوفير الشوارب: قال الغزالي في الإحياء اختلف السلف فيما طال من اللحية فقيل لا بأس أن يقبض عليها ويقص ما تحت القبضة: فعله ابن عمر ثم جماعة من التابعين: واستحسنه الشعبي وابن سيرين.

حنابلہ کی دلیل

الإنصاف في معرفة الراجح من الخلاف للمرداوي (1/ 121)

ويعفي لحيته. وقال ابن الجوزي في المذهب: ما لم يستهجن طولها. ويحرم حلقها. ذكره الشيخ تقي الدين. ولا يكره أخذ ما زاد على القبضة. ونصه: لا بأس بأخذ ذلك. وأخذ ما تحت حلقه. وقال في المستوعب: وتركه أولى. وقيل: يكره. وأطلقهما ابن عبيدان. وأخذ أحمد من حاجبيه وعارضيه. ويحف شاربه، أو يقص طرفه، وحفه أولى، نص عليه،

داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے

سوال ...... داڑھی کہاں سے شروع ہوتی ہے تاکہ سر منڈاتے وقت وہاں تک منڈایا جائے۔ آیا کان کی پاپڑی تک یا وسط تک یا بالائی حصہ کان تک؟

جواب ...... کنپٹی کے نیچے جو ہڈی ابھری ہوئی ہے یہاں سے داڑھی شروع ہے اس سے اوپر سر۔ پس سر کی حد تک منڈانا درست ہے۔ داڑھی کی حد سے درست نہیں۔

(امداد الفتاویٰ ص ۲۲۱ ج۴)

وفی شرح الارشاد اللحية الشعر النابت بمجتمع اللحيين والعارض بينهما وبين العذار وهو القدر المحاذی للاذن متصل عن الاعلی بالصدغ من الاسفل۔ (ص۱۶ ج۱)

رخسار کے بالوں کا حکم

سوال ......رخسار کے بال صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب ......جبڑے کی ہڈی پر جو بال ہوں وہ داڑھی میں شامل ہیں ان کو چھوڑ کر جبڑے کی ہڈی کے اوپر جہاں سے رخسار شروع ہوتا ہے ان کو برابر کر دینا خط بنوانا درست ہے۔ کیونکہ رخسار کے بال داڑھی کے حکم میں نہیں ہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 193)

(قوله لحياه) تثنية لحي بفتح اللام فيهما، وهو منبت اللحية أو العظم الذي عليه الأسنان بحر

كما في البحر الرائق قال: وظاهر كلامهم ان المراد باللحية الشعر النابت على الخدين من عذار وعارض والذقن

حلق کے بالوں کا حکم

سوال ......حلق یعنی جبڑے کے نیچے گلے میں جو بال ہوتے ہیں ان کو کاٹنے اور منڈانے کا کیا حکم ہے؟

جواب ......حلق کے بالوں کو کاٹنا یا منڈانا مکروہ ہے۔(بہشتی گوہر)

وفی الشامية قال: ولا يحلق شعر حلقه وعن ابي يوسف لاباس به۔

(شامی ص ۲۸۸ ج۵ کتاب الحضر والاباحة)

ریش بچہ کا حکم

سوال ......ریش بچہ یعنی ہونٹ کے نیچے ٹھوڑی پر جو بال ہوتے ہیں اس طرح بچی کے دونوں جانب جو بال ہوتے ہیں ان کا کیا حکم ہے آیا داڑھی کے حکم میں ہے یا نہیں؟

جواب ......ریش بچہ تو داڑھی کا حصہ ہے اس کا حکم داڑھی کا حکم ہے۔ بچی کے دونوں جانب لب زیریں کے بال منڈوانے کو فقہاء نے بدعت لکھا ہے۔(بہشتی گوہر)

وفی الشامية قال: نتف الفنبكين بدعة وهما جانبا العنفقة وهي شعر الشفة السفلى كذا فی الغرائب۔

(شامی ص ۴۰۷ ج۶ کتاب الحظر والاباحة)

ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک جبڑوں اور ٹھوڑی پر جو بال ہوتے ہیں وہ ڈاڑھی ہے، جبڑے کے اوپر رخسار کے بال ڈاڑھی میں داخل نہیں ہے، اسی جبڑوں اور ٹھوڑی کے نیچے حلق کے بال بھی ڈاڑھی میں داخل نہیں، ریش بچہ ٹھوڑی کے بالوں کے ساتھ ملحق ہے، لہٰذا اس کا کاٹنا مکروہ تحریمی ہے،

(فتوی جامعۃ الرشید کراچی فتوی نمبر 47609 رجسٹر 144)

سفید بال اکھاڑنے کا حکم

سوال ...... کسی کی عمر اگر کم ہو مثلاً تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ سال اس کی داڑھی میں ایک یا دو سفید بال نظر آئیں تو ان کو اکھاڑنا کیسا ہے؟

جواب ...... ایک دو سفید بال بغیر نیت زینت اکھاڑنے کی گنجائش ہے یعنی اس کی عادت نہ بنائی جائے کہ جب بھی کوئی بال سفید نظر آئے اس کو اکھاڑ دیا جائے۔ کیونکہ حدیث میں سفید بال کو مؤمن کے لیے نور قرار دیا ہے۔ اگر سفید بال زیادہ ہو جائے تو ان اکھیڑنا یا ایک دو بال ہوں ان کو زینت کی نیت سے اکھیڑنا مکروہ ہے، احتیاط لازم ہے۔ عمر چالیس سال پوری ہونے کے بعد سفید بال چننا بہر حال ناجائز ہے۔

وفی الشامیة قال: ولا بأس بنتف الشیب۔ (ص ۴۰۷ ج ۶ حظر واباحة)

وفی الهندیه قال: نتف الشیب مکروه للتزیین لا لترهیب العدو۔

(عالمگیری ص ۳۵۹ ج ۵)

وروی عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضوان الله علیهم اجمعین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لاتنتفوا الشیب فانه ما مسلم یشیب شیبة فی الاسلام الا کانت له نورا یوم القیامة۔ (الترغیب والترهیب ۱۸۳ ج ۴)

کٹے ہوئے بالوں کا حکم

سوال ...... داڑھی کے جو بال گر جائیں یا ایک مٹھی سے زائد بال کاٹ دیئے جائیں ان بالوں کو دفن کیا جائے یا کہیں ڈال دیا جائے؟

جواب ...... کٹے ہوئے بال ہوں یا ناخن یا جسم کا اور کوئی حصہ ان کو دفن کر دینا چاہیے۔ اور اگر دفن نہ کرئے بلکہ کسی محفوظ جگہ ڈال دئے تو یہ بھی جائز ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے۔ اس

سے بیماری کا اندیشہ ہے۔اور انسانی اعضاء کے احترام کے بھی خلاف ہے۔

(بهشتی گوهر ص ۱۱۶)

وفى الشامية قال: فاذا قلم اظفاره اوجز شعره ينبغى ان يدفنه فان رمى به فلا بأس وان القاه فى الكنيف او فى المغتسل كره لانه يورث داء۔ (ص ۲۸۷ ج ۱ مكتبه ماجديه)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 527)

وضوء کرتے ہوئے گرنے والے بالوں کا حکم

سوال ...... یہ ہے کہ وضوء کرتے وقت بعض دفعہ بال ٹوٹ کر گر جاتے ہیں ان کو نالے میں بہادینا درست ہے یا نہیں؟

جواب ......ڈاڑھی کے بالوں کو نالے بہادینا مکروہ ہے، ان کو اٹھا کر جیب ڈال لیا جائے اس کے بعد کسی جگہ دفن کر دیا جائے، یا کسی مناسب جگہ ڈالا جائے جہاں بے حرمتی نہ ہو۔

وفي الخانية ينبغي أن يدفن قلامة ظفره ومحلوق شعره وإن رماه فلا بأس وكره إلقاؤه في كنيف أو مغتسل لأن ذلك يورث داء وروي أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بدفن الشعر والظفر وقال لا تتغلب به سحرة بني آدم اهـ ولأنهما من أجزاء الآدمي فتحترم وروى الترمذي عن عائشة رضي الله عنها كان صلى الله عليه وسلم أمر بدفن سبعة أشياء من الإنسان الشعر والظفر والحيضة والسن والقلفة والمسحة اهـ والحيضة بكسر الحاء المهملة خرقة الحيض والجمع محايض كذا في الصحاح ولعل المسحة الخرقة التي يمسح بها ما خرج من الإنسان من نحو دم وأستغفر الله العظيم والله سبحانه وتعالى أعلم.

داڑھی پیدا کرنے کے لیے استرہ چلانا

سوال ......ایک شخص کی عمر ۲۳ سال ہے مگر اس کی داڑھی اور مونچھیں نہیں نکلیں کیا وہ اس احتمال کی بناء پر کہ شاید نکل آئے استرا چلا سکتا ہے یا نہیں۔

جواب ......اس ضرورت سے استرا چلانا جائز ہے۔(احسن الفتاویٰ ص ۷۷ ج ۸)

داڑھی کو برا سمجھنا کفر ہے

سوال ......سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصا داڑھی کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟

جواب ......کسی ادنی سے ادنی سنت کو برا سمجھنا یا اس کا مذاق اڑانا درحقیقت اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے ساتھ استہزاء ہے، جس کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں جب سنت سے استہزاء کفر ہے تو داڑھی تو واجب ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے، ایک مشت سے کم کرنا بالا جماع حرام ہے اس کا مذاق اڑانا بطریق اولی کفر ہے۔

فی العلالیة قال: واما الاخذ منها وهی دون ذالك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد۔ (شامیہ ص ۱۲۳ ج۲)

جو شخص داڑھی کا مذاق اُڑائے اسے دوبارہ مسلمان کر کے نکاح بھی دوبارہ کیا جائے۔

(ماخوذ از احسن الفتاویٰ ص ۲۴۷ ج۱)

بیماری کی وجہ سے ڈاڑھی منڈانا

سوال ......ایک شخص کو چہرے کی جلد کی بیماری لاحق ہوگئی ہے کافی علاج کے باوجود کوئی فائدہ نہ ہوا اب ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ ڈاڑھی صاف کئے بغیر علاج کامیاب نہ ہوگا، کیا وہ علاج کے واسطے ڈاڑھی صاف کر سکتا ہے؟

جواب ......اگر مسلمان ماہر تجربہ کار معالج تجویز کردے کہ ڈاڑھی صاف کئے بغیر علاج نہیں ہوسکتا تو علاج ہونے تک عارضی طور پر ڈاڑھی منڈانے کی گنجائش ہوگی۔

فی العلائية قال: واما الاخذ منها وهی دون ذالك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد۔(شامیہ ص ۱۲۳ ج۲)

(رجسٹر فتوی جامعۃ الرشید فتوی ۷۰۵۴ج/۵۴)

داڑھی منڈانے کی تاریخ

سوال ......انسانوں میں داڑھی منڈانے کا یہ قبیح فعل کب سے شروع ہوا ہے؟

جواب ......تاریخ سے معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے یہ عمل قوم لوط سے شروع ہوا۔ اغلب یہی ہے وہ امرد پرست تھے۔ غالبا جب ان کے مردوں کی داڑھیاں آجاتی تھیں تو امرد ہی رہنے کی غرض سے وہ داڑھی منڈوایا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''دس

''دس برے کاموں کی وجہ سے قوم لوط ہلاک کی گئی ہے جن میں سے ایک لواطت ہے اور شراب پینا اور داڑھی منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا بھی۔''

(درمنثور ص ۲۲۴ ج۴۔ روح المعانی ۶۴ ج۱۷)

داڑھی میں گرہ لگانا

سوال ...... بعض لوگ داڑھی تو رکھتے ہیں لیکن اس کو موڑ کر گرہ لگا لیتے ہیں یا اوپر چڑھا لیتے ہیں کیا شرعاً ایسا کرنا درست ہے؟

جواب ...... عن رویفع بن ثابت رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا رویفع الحیاۃ ستطول بك بعدی فاخبر الناس ان من عقد لحیته او تقلد وترا او استنجی برجیع دابة او عظم فان محمدا منه بری۔ (رواہ ابوداؤد مشکوۃ ص ۴۳)

رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا میرے بعد قریب ہے کہ تیری زندگی دراز ہو تو لوگوں کو خبر دینا کہ جو شخص اپنی داڑھی میں گرہ لگائے یا داڑھی چڑھائے یا تانت کا قلادہ ڈالے یا گوبر اور ہڈی سے استنجاء کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بَری ہیں۔ (مشکوۃ)

تو معلوم ہوا کہ داڑھی لٹکانے کے بجائے اوپر چڑھانا یا اس پر گرہ لگانا بڑا گناہ ہے اس کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا چاہیے۔

داڑھی کے بال مسجد میں نہ گریں

بعض لوگ وضو وغیرہ کے بعد داڑھی کے بالوں کو درست کرنے کے لیے مسجد میں ہی کنگھی کر لیتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت تو نہیں البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ بال مسجد میں نہ گریں اگر کوئی بال ٹوٹ جائے تو اس کو جیب میں رکھ لے۔ کیونکہ مسجد کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے۔

ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا

سوال ...... بعض لوگ کہتے ہیں کہ داڑھی اس لیے منڈاتے ہیں تاکہ اچھی نوکری مل جائے

سرکاری ملازمت مل جاے اگر داڑھی رکھیں گے تو یہ ملازمتیں نہیں ملیں گی۔ کیا ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانا جائز ہے؟

جواب ......ملازمت کرنا یا کسی اور ذریعہ معاش کو اختیار کرنا شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں، بلکہ شریعت مطہرہ نے اس کا حکم دیا ہے کہ انسان فرائض کی ادائیگی کے بعد کوئی بھی حلال ذریعہ معاش اختیار کرے۔ لیکن معاش کی خاطر شریعت مطہرہ کے کسی حکم کو چھوڑنا حرام کا ارتکاب کرنا شرعا اس کی قطعا اجازت نہیں۔ داڑھی رکھنا شرعا واجب ہے، اس کا منڈانا، مٹھی سے کم کرنا حرام ہے۔ لہٰذا ملازمت کی خاطر داڑھی منڈانے یا کٹانے کی شرعا ہرگز اجازت نہیں۔ اگر اس کے بغیر ملازمت نہ مل رہی ہو تو تب بھی داڑھی منڈانے کے جرم عظیم کا ارتکاب نہ کریں۔ بلکہ اللہ تعالی پر بھروسہ کر کے اسی سے دعا مانگتے رہیں اور فراخی رزق کا انتظار کریں۔

ارشاد باری ہے:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ (سورۃ الطلاق)

(جو شخص اللہ تعالی سے ڈرتا ہے اس کی نافرمانی اور گناہ کا کام نہیں کرتا تو حق تعالی اس کے لیے (مشکلات سے) نجات کی راہ نکالتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی خدا پر بھروسہ رکھتا ہے (اس کی مشکلات حل کرنے کے لیے) خدا تعالی کافی ہے) ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوه بمعاصی اللّٰہ۔

(یعنی تمہیں رزق دیر سے ملنا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ اللہ تعالی کی نافرمانی کے ذریعہ رزق طلب کرنے لگو)۔

داڑھی رکھنا سنت ہے یا واجب؟

سوال ......بعض لوگ داڑھی کے متعلق کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے رکھ لے تو بہتر ہے نہ رکھے تو کوئی حرج نہیں ہے کیا واقعی داڑھی رکھنا سنت ہے؟

جواب ......داڑھی رکھنا شرعا واجب (فرض عملی) ہے مگر اس کا ثبوت سنت (یعنی حدیث) سے ہے۔ اسی لیے بعض لوگ سنت کہہ دیتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تحریر فرماتے ہیں:

ھوما یقال انھا سنۃ فمعناھا طریقۃ مسلوکۃ فی الدین او ان وجوبھا ثبت بالسنۃ۔ (لمعات شرح مشکوۃ)

یعنی یہ جو کہا جاتا ہے داڑھی سنت ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسلامی طریقہ ہے یا اس کا واجب ہونا حدیث سے ثابت ہوا ہے بلکہ ہر واجب سنت ہی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ درمختار باب وتر میں ہے:

ھو فرض عملا واجب اعتقادا سنۃ ثبوتا۔ ای ثبوتہ علم من جھۃ السنۃ لا القرآن۔

یعنی نماز وتر کے واجب ہونے کا ثبوت سنت سے ہوا ہے نہ کہ قرآن سے۔

داڑھی کو سنت کہنا بعینہ ایسا ہے جیسا کہ قربانی کو سنت ابراہیم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔پس جبکہ قربانی کو سنت ابراہیم کہنے سے یہ قربانی فرض ہونے سے نکل کر مستحب نہیں بن جاتی اسی طرح داڑھی کو سنت رسول کہہ دینے سے یہ واجب ہونے سے نہیں نکل جاتی بلکہ اس کا منڈانا حرام ہی رہتا ہے۔اس کو صرف سنت سمجھ کر اس کے حکم کو ہلکا سمجھنا بہت غلط بات ہے۔

(ماخوذ از داڑھی کا وجوب)

عورت کی داڑھی مونچھ نکل آئے تو کیا کرے

سوال......عورت کے لیے چہرہ کے بال صاف کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب......عورتوں کو اپنے چہرے کے بال چنوانا مکروہ ہے۔ہاں البتہ ایسے بال جو شوہر کے لیے وحشت کا سبب بنیں ان کو صاف کرنا جائز ہے۔اسی طرح اگر کسی عورت کے چہرہ پر داڑھی مونچھ نکل آئے تو اس کو صاف کرانا جائز بلکہ مستحب ہے بال چننے پر جو لعنت وارد ہوئی ہے ان کا مورد یہ ہے کہ ابرو کے اطراف سے بال اکھاڑ کر باریک دھاری بنائی جائے۔

وفی الشامیۃ (قولہ النامصۃ) ذکرہ فی الاختیار ایضا و المغرب النمص نتف الشعر ومنہ المنماص المنقاش لعلہ محمول علی ما اذا فعلتہ لتتزین للاجانب و الا فلو کان فی وجھھا شعر ینفر زوجھا عنھا بسببہ ففی تحریم ازالتہ بعد لأن الزینۃ للنساء مطلوبۃ للتحسین الا أن یحمل علی مالا ضرورۃ الیہ لما فی نتفہ بالمنماص

من الایذاء وفی تبیین المحارم ازالۃ الشعر من الوجه حرام الا اذا نبت لامرأة لحیة أو شوارب فلا تحرم ازالته بل تستحب۔ (شامیه ص ۳۷۳ ج ۶ ایچ ایم سعید)

خضاب استعمال کرنے کا حکم

سوال......داڑھی اور سر کے بالوں میں خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب......سیاہ رنگ کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب خالص حناء کا یا کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل کیا جاتا ہے مسنون ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ سے جمہور محدثین کے نزدیک ایسا خضاب استعمال کرنا ثابت ہے صحیح بخاری میں عثمان بن عبداللہ ابن موہب سے مروی ہے کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لیے نبی کریم ﷺ کا موئے مبارک نکالا۔ دیکھا تو وہ حناء وکتم سے خضاب کیا ہوا تھا۔ زاد المعاد في هدي خير العباد (4/ 335)

روى البخاري في " صحيحه " : عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال دخلنا على أم سلمة رضي الله عنها فأخرجت إلينا شعرا من شعر رسول الله صلى الله عليه وسلم فإذا هو مخضوب بالحناء والكتم . وفي " السنن الأربعة " : عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال إن أحسن ما غيرتم به الشيب الحناء والكتم . وفي " الصحيحين " : عن أنس رضي الله عنه أن أبا بكر رضي الله عنه اختضب بالحناء والكتم

اسی طرح جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان احسن ما غیرتم به الشیب الحناء والکتم (رواه سنن الاربعه)

بہترین رنگ جن سے سفید بالوں کی سفیدی تبدیل کی جائے مہندی اور وسمہ ہیں۔

سیاہ خضاب کا حکم

سوال......سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟

جواب......سیاہ خضاب کا استعمال خواہ داڑھی میں ہو خواہ سر میں حرام ہے چنانچہ صحیح احادیث

میں سفید بالوں کے تبدیل کے لیے حناء (مہندی) اور کتم (وسمہ) استعمال کرنے کی ترغیب اور خالص سیاہ رنگ استعمال کرنے پر بہت سخت وعیدیں آئی ہیں۔

چنانچہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ آئیں گے جو کبوتروں کے پپوٹوں کی طرح سیاہ رنگ کا خضاب کریں گے یہ جنت سے اتنے دور رکھے جائیں گے کہ اس کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔ (ابوداؤد۔نسائی۔احمد)

وعن ابي الدرداء رضي الله عنه مرفوعا من خضب بالسواد سود الله وجهه يوم القيامه

(رواه الطبراني وابن ابي عاصم كنز العمال ص ٦٧١ ج٦، جمع الوسائل ص ١٢٥ ج١، اوجز المسالك ص ٣٣٥ ج٦)

جو سیاہ خضاب استعمال کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کا چہرہ سیاہ کر دیں گے۔

وعن جابر رضي الله عنه قال اتى بابي قحافة رضي الله عنه يوم فتح مكة و راسه كالثغامة۔ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا هذا بشئي واجتنبوا السواد۔ (مسلم، ابوداؤد، نسائي، احمد)

یعنی فتح مکہ کے روز حضرت ابوقحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کی خدمت میں لائے گئے، ان کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان کی سفیدی کسی چیز سے تبدیل کر دو لیکن سیاہ رنگ سے اجتناب برتو۔

يستحب للرجل خضاب شعره ولحيه الى... قوله ويكره بالسواد۔ (الدر المختار على هامش رد المحتار ص ٤٢٢ ج٦)

(یعنی مرد کے لیے سر اور داڑھی پر خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ رنگ کا خضاب مکروہ تحریمی ہے)

حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سر اور داڑھی میں سیاہ خضاب لگانا از روئے شرع حرام ہے۔ کیونکہ کلیا و جزیا اس پر وعید آئی ہے۔
(ملخص از امداد الفتاویٰ ص ۲۱۸ ج ۴)

حضرت مفتی عبدالرحیم لاجپوری رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی

سوال ......سر کے بال جوانی میں سفید ہو جائیں تو سیاہ خضاب لگانا کیسا ہے؟

جواب......سیاہ خضاب لگانا سخت گناہ ہے احادیث میں اس پر وعید آئی ہے۔
(فتاوی رحیمیہ ص۲۹ ج۶)

مجاہدین کے لیے سیاہ خضاب کا حکم

سوال......مجاہدین کے بال سفید ہو گئے ہوں تو جہاد میں جاتے وقت دشمن پر رعب ڈالنے کی غرض سے سیاہ خضاب استعمال کر سکتے ہیں؟ شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب......دشمن پر رعب ڈالنے کی غرض سے جہاد کے موقع پر سیاہ خضاب کا استعمال بالاتفاق محمود و مستحسن ہے۔ قال فی الذخیرۃ : اما الخضاب بالسواد للغزو لیکون اھیب فی عین العدو۔ فھو محمود بالاتفاق۔ وان یزین نفسه للنساء مکروہ وعلیه عامة المشایخ۔ (فتاوی شامی ص ۴۲۲ ج۶)

وغیروا ھذا الشیب واجتنبوا السواد قال الحموی ھذا فی حق غیر الغزاۃ ولا یحرم فی حقھم للارھاب۔(فتاوی شامی ص ۷۵۶ ج۶)

دھوکہ دہی کے لیے خضاب کا استعمال

سوال......مرد و عورت کا ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لیے سیاہ خضاب کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

جواب......مرد ہو یا عورت دھوکہ سے اپنے کو جوان ظاہر کرنے کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال بالاتفاق مشائخ و علماء مجتہدین ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ دھوکہ دینا فی نفسہ حرام ہے اور نفاق کی علامت ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

من غشنا فلیس منا والمکر والخداع فی النار۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والصغیر باسناد جید۔

یعنی جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں اور مکر و فریب جہنم میں ہے۔ (طبرانی) مطلب یہ ہے کہ دھوکہ دہی ایک مسلمان سے بعید ہے۔

بیوی کو خوش کرنے کے لیے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا حکم

سوال......بیوی کو خوش کرنے کے لیے سیاہ خضاب استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب......اکثر علماء و مجتہدین نے اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ بیوی کی دلجوئی کی خاطر

زینت کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال مکروہ تحریمی ہے۔ جیسا کہ شامیہ اور عالمگیریہ میں صراحت ہے۔

ومن فعل ذالك ليزين نفسه للنساء لحبب نفسه اليهن فذالك مكروه وعليه عامة المشائخ۔ (عالمگیریہ ص ۲۵۹ ج۵، شامی ص ۴۲۲ ج۶)

بعض لوگ یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے جوان بیوی کی دلجوئی کے لیے سیاہ خضاب کو جائز قرار دیا ہے ان کی طرف یہ قول منسوب ہے۔ کما يعجبنی ان تتزين لی يعجبها ان اتزين لها۔ (فتاوی شامی ص ۴۲۲، ج۶)

جواب ......اس اشکال کے متعلق حضرت حکیم الامۃ تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں بعض لوگ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو پیش کیا کرتے ہیں سو بشرط ثبوت اس روایت اور ان کے رجوع نہ کرنے کا جواب یہ ہے کہ ''شرح عقود رسم المفتی'' میں یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ صاحبین رحمہما اللہ میں اگر اختلاف ہو تو جس کے ساتھ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہوں گے اس قول پر فتوی ہوگا خصوصا جبکہ وہ قول دلیل صریح صحیح سے مؤید بھی ہو۔ اس لیے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر عمل کرنا مذہب حنفی کے مقررہ اصول کے خلاف ہے اور صریح صحیح دلیل موجود ہونے کی وجہ سے خلاف دیانت بھی ہے۔ (اصلاح الرسوم ص ۲۴)

خلاصہ یہ ہے کہ اولا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا ثبوت یقینی نہیں۔ پھر اس قول سے احتمال رجوع بھی قوی ہے ان دونوں باتوں سے صرف نظر کر لیا جائے تو یہ ایک غیر مفتی بہ مرجوح قول ہے۔ (احسن الفتاوی ص ۱۷ ۳ ج ۸)

جیسا کہ عامۃ المشائخ کا قول اس کے خلاف ہونا اوپر مذکور ہوا ہے۔ لہٰذا اس قول کا سہارا لینا قطعا درست نہیں ہے۔

جدید ہیئر کلر کا حکم

آج کل جدید ہیئر کلر کے نام سے جو مہندی کا رنگ آ رہا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ جو ہیئر کلر بالوں کو خالص سیاہ کر دیں نہ صرف مکروہ تحریمی ہے بلکہ بروئے حدیث باعث لعنت اور جنت سے محرومی کا سبب بھی ہے۔ البتہ جو ہیئر کلر بالوں کو خالص سیاہ نہیں کرتے بلکہ سیاہی مائل بسرخ کرتے ہیں ان کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

واضح رہے کہ یہ اس ہیئر کلر کا حکم ہے جن میں حرام اشیاء شامل نہ ہوں اگر حرام اشیاء شامل ہوں تو ان کا استعمال مطلق حرام ہے خواہ بالوں کو خالص سیاہ کریں یا نہ کریں۔
(ماخوذ از خضاب کا شرعی حکم۔فتوی دار الافتاء بنوری ٹاؤن)

سیاہ خضاب تیار کرنے کا حکم

سوال ......کیا شرعا سیاہ خضاب تیار کرنا جائز ہے جبکہ اس کا استعمال حرام ہے؟

جواب ......سیاہ خضاب تیار کرنا اور فروخت کرنا جائز ہے اس لیے کہ ایک محل اس کے جواز کا بھی موجود ہے۔ یعنی دشمن پر ہیبت بٹھانے کے لیے مجاہدین استعمال کریں۔ البتہ بنانا، بیچنا خلاف اولی ہے، مگر ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرنا جائز نہیں جس کے متعلق یقین ہو کہ ناجائز طور پر استعمال کرے گا۔

کما فی رد المحتار وغیرہ۔ (احسن الفتاویٰ ص ۳۷۴ ج۸)

داڑھی منڈے کی اذان واقامت

سوال ......ایک شخص داڑھی منڈاتا ہے کیا وہ اذان واقامت کہہ سکتا ہے؟

جواب ...... داڑھی منڈانے والا فاسق ہے۔ فاسق کا اذان کہنا مکروہ تحریمی ہے اسی طرح اقامت کہنا، البتہ اس کی اذان کا اعادہ مستحب ہے اقامت کا نہیں۔ مؤذن ایسا شخص ہونا چاہیے جو پابند شریعت ہو۔

ویستحب ان یکون المؤذن عالما بالسنة تقیا فیکرہ اذان الجاھل والفاسق۔ (غنیة المستملی ص ۲۵۹)

فاسق کی اذان کی کراہت کے بارے میں شامی میں ہے۔وظاھرہ ان الکراھة تحریمیة۔

(شامی ۳۵۴ ج۱) (ماخوذ از احسن الفتاویٰ ص ۲۸۷ ج ۲، خیر الفتاویٰ ۲۱۰ ج ۲)

داڑھی کٹانے والے کی امامت

سوال ......داڑھی کٹانے اور منڈوانے والے کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب ......ایک مشت داڑھی رکھنا واجب اور ضروری ہے اس سے کم کرنا یا منڈانا ناجائز اور

حرام ہے۔ ایسا کرنے والا گناہگار ہے اور فاسق ہے۔ فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لیے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں، اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ نے بنادیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام تلاش کرے اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے اس کا وبال وعذاب مسجد کے منتظمہ پر ہوگا۔

صلی خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (درمختار) وفی الشامية افادان الصلوة خلفه اولی من الانفراد ولکن لاینال کماینال خلف تقی ورع۔ (شامیہ ج۱)

(احسن الفتاوی ص ۲۹۰ ج۳، خیر الفتاویٰ ص ۳۷۱ ج۲)

داڑھی کٹانے والے کے پیچھے نمازتراویح جائز نہیں

سوال......حافظ قرآن کی داڑھی اگر ایک مشت سے کم ہو تو اس کے پیچھے تراویح پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب......داڑھی ایک مشت سے کم کرنا بالاتفاق حرام ہے۔ ایسا حافظ فاسق ہے اور فاسق کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر متبع شریعت حافظ نہ ملے تب بھی فاسق کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں۔ لہٰذا فاسق کی اقتداء میں تراویح پڑھنے کے بجائے چھوٹی سورتوں سے پڑھی جائیں۔ (احسن الفتاوی ص ۵۱۸ ج ۳)

داڑھی مونڈنے کی اجرت

سوال......داڑھی مونڈنے کی اجرت کا کیا حکم ہے؟

جواب......واضح ہو کہ اپنی داڑھی مونڈنا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے ایسے ہی دوسرے کی داڑھی مونڈنا اور مقدار مذکورہ سے کم کرنا بھی حرام ہے اور داڑھی مونڈھنے کی اجرت وصول کرنا بھی حرام ہے لہٰذا باربری کا پیشہ اختیار کرنے والے اپنی روزی حرام نہ کریں۔

(ماخوذ از داڑھی ایک اسلامی شعار ہے)

لہٰذا نائی پر لازم ہے کہ دوسروں کے ڈاڑھی منڈانے اور اس پر اجرت لینے کے گناہ سے توبہ کرے، آیندہ کے لیے کسی کی ڈاڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے کم کرنے کے گناہ سے

اجتناب کرے، ابتک اس حرام عمل سے جو آمدنی اکٹھی کر کے استعمال کر لی ہے اس سے توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ حرام مقدار کا اندازہ لگایا جائے پھر بقدر حرام فقراء پر صدقہ کیا جائے، اگر اتنی رقم موجود نہ تو آہستہ آہستہ حسب توفیق صدقہ کرتا رہے۔

﴿ماخوذ از رجسٹر فتوی جامعۃ الرشید کراچی فتوی 50254ج52﴾

ہاتھوں کا گناہ

ومن آفات اليدين حلق رأس المرأة ولحية الرجل و قص اقل من قبضة ولو باذن منه لانه اعانة على معصية فيكون معصية ايضا۔

(شرح طریقه محمدیه)

دونوں ہاتھوں کے آفات (گناہوں) میں سے عورت کے سر کے بال اور مرد کی داڑھی کا مونڈنا اور مٹھی سے کم کا تراشنا بھی ہے چاہے یہ مونڈنا اور کترنا اس مرد یا عورت کی اجازت سے کیوں نہ ہو کیونکہ یہ گناہ کے کام میں مدد کرنا ہے اور گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

نیز کشاف القناع میں ہے کہ داڑھی منڈانے کے لیے کسی کو اجرت دینا اور اجرت کا لینا دونوں حرام ہیں۔ (کشاف ص۹ ج ۴، ماخوذ از داڑھی کی اسلامی حیثیت)

داڑھی منڈے کو سلام کرنے کا حکم

سوال...... جو شخص داڑھی منڈاتا یا کٹواتا ہو اسے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب...... داڑھی کو منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے۔ ایسا شخص فاسق ہے۔ فاسق کی توقیر واحترام جائز نہیں ایسے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے تاہم اگر اس سے جان پہچان یا رشتہ داری ہو تو اس کو سلام کرنا چاہئے تاکہ آپس میں منافرت نہ پھیلے اور وہ دین سے بیزار نہ ہو جائے۔

وفى الشامية قال: انه يكره السلام على الفاسق لو معلنا والالا۔

(شامی ص ۵۱۷ ج ۱)

داڑھی منڈے کے سلام کا جواب دینا

سوال...... داڑھی منڈا اگر کسی کو سلام کرے تو جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

جواب...... دوسروں کے سلام کے جواب کی طرح داڑھی منڈے کے سلام کا جواب دینا بھی ضروری ہے۔

كما في الشامية قال: وينبغي وجوب الرد على الفاسق لان كراهة السلام عليه للزجر فلا تنافي الوجوب عليه تأمل۔

(شامی ص ۶۱۸ ج۱)

ہر داڑھی والے کو مولانا کہنے کا حکم

سوال...... آج کل ہمارے ہاں دستور ہو گیا ہے کہ جس کے چہرے پر تھوڑی بہت داڑھی کے بال ہوں اس کو مولانا کہہ دیا جاتا ہے اسی لقب کے ساتھ اس کو پکارا جاتا ہے شرعی مسئلہ بھی بعض دفعہ اس سے پوچھا جاتا ہے اس سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے تو اس کو بنیاد بنا کر علماء کو بدنام کیا جاتا ہے کیا شرعا ہر کسی کو مولانا کہنا جائز ہے؟

جواب...... مولانا، مولوی، ملا یہ انتہائی ادب کے الفاظ ہیں۔ ان اشخاص کے لیے بولے جاتے ہیں جنہوں نے ماہر اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر کے ایک معتد بہ وقت گذار کر علوم نبویہ سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہو، قرآن و حدیث سے واقفیت اور احکام شرع سے ممارست حاصل کر لی ہو۔

ہر کس و ناکس کو مولوی، مولانا کا خطاب دینا، دینی مسائل کے لیے ان کی طرف رجوع کرنا ان کے اقوال و افعال کو سند بنانا یہ گمراہی کا ایک خطرناک دروازہ کھولنا ہے اس لیے ہر کسی کو مولانا کہنا جائز نہیں ہے۔

دین کے معاملات میں ہر کس و ناکس کو مقتداء بنانا، ان پر اعتماد کرنا بھی جائز نہیں اس سے احتیاط کرنا نہایت ضروری ہے۔ پھر کسی ایک کی غلطی پر بلا وجہ علماء کی جماعت کو بدنام کرنا علماء اور شریعت کی توہین کرنا اور علماء کو سب و شتم کرنا آدمی کو کفر تک پہنچا دیتا ہے

لما في العالمگيرية: ويخاف عليه الكفر اذا شتم عالما او فقيها من غير سبب الخ

اسی طرح جن حضرات کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری صورت شریعت مطہرہ کے مطابق بنانے کی توفیق دی ہے ان کو بھی چاہیے کہ شریعت کے باقی احکام پر عمل کرنے کی پوری کوشش

کریں۔ دینی مسائل کو محقق و ماہر علماء کرام سے معلوم کرتے رہیں، اگر کوئی دین کی بات پوچھے تو ازخود جواب دینے کے بجائے علماء کی طرف رجوع کرنے کا مشورہ دیں یا کسی ماہر مفتی سے پوچھ کر تب جواب دیں کہ فلاں مفتی صاحب نے اس مسئلہ کا حکم یہ بتایا ہے، خود سے جواب نہ دیں اور نہ ہی دوسروں کے کہنے کی وجہ سے اپنے کو مولانا سمجھیں۔

مونچھوں کا حکم

سوال...... مونچھوں کا کیا حکم ہے؟

جواب...... مونچھوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خالفوا المشرکین واحفوا الشوارب واوفو اللحی (بخاری) یعنی مشرکین کی مخالفت کیا کرو، مونچھوں کو اچھی طرح ترشواؤ اور داڑھیاں خوب بڑھاؤ۔

چونکہ داڑھی مونڈھنا اور مونچھیں بڑھانا مشرکین کا طریقہ ہے۔ اس کے خلاف داڑھی بڑھانا اور مونچھیں کٹوانا حضرات انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہے اس لیے جناب نبی کریم ﷺ نے اس بارے میں سختی سے فرمایا ہے۔

من لم یأخذ من شاربه فلیس منا۔ (یعنی جو شخص مونچھیں نہ تراشے وہ ہم میں سے نہیں)۔ لہٰذا مونچھوں کو اس طرح بڑھانا جیسا کہ مشرکین اور سکھ بڑھاتے ہیں کہ مونچھوں کے بال منہ کے اندر گھسے جارہے ہوں یا آسمان کی طرف اٹھے ہوئے ہوں یہ طریقہ دین اسلام کے خلاف ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی سنت اور ان کے طریقے کے خلاف کرنا کس قدر گناہ کی بات ہے۔

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تم تمدن میں ہنود
یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

مونچھوں کو تراشنے کا حکم

سوال...... مونچھوں کو کس طرح کاٹا جائے؟

جواب...... مونچھوں کے بارے میں احادیث مبارکہ میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں قصوا، احفوا، انھکوا آخر کے دونوں الفاظ مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں، اس لیے مونچھیں کاٹنے میں مبالغہ کرنا

مستحب ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مونچھیں تراشنے میں اتنا مبالغہ کرتے تھے کہ اوپر کے ہونٹ کی کھال کی سفیدی نظر آتی تھی اگر مونچھوں پر موٹی مشین پھیر دی جائے یا قینچی سے اچھی طرح تراش دیا جائے تو اس سے مبالغہ والی صورت حاصل ہوجاتی ہے۔ اگر مبالغہ نہ کیا جائے بلکہ اس طرح کاٹا جائے کہ اوپر کے ہونٹ کی سرخی نظر آئے۔ یعنی بال منہ کے اندر نہ گھستے ہوں اور دیکھ کر نفرت نہ ہوتی ہو تو کسی قدر اس کی بھی گنجائش ہے۔

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 526)

قال الطحاوي يستحب إحفاء الشوارب ونراه أفضل من قضاه وفي شرح شرعة الإسلام قال الإمام الإحفاء قريب من الحلق وأما الحلق فلم يرد بل كرهه بعض العلماء ورآه بدعة اهـ وفي الخانية وينبغي أن يأخذ من شاربه حتى يوازي الطرف الأعلى من الشفة العليا ويصير مثل الحاجب اهـ وعن الشعبي كان يقص شاربه حتى يظهر طرف الشفة العليا وما قاربه من أعلاه ويأخذ ما شذ مما فوق ذلك وينزع ما قارب الشفة من جانبي الفم ولا يزيد على ذلك اهـ

مونچھوں کو دائیں بائیں بڑھانے کا کیا حکم ہے

سوال ...... مونچھیں دونوں طرف بڑھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ...... ایسا کرنا مکروہ ہے لہٰذا مونچھیں دونوں طرف نہ بڑھائی جائیں:

قال العلامه ابن عابدين رحمه الله تعالى: واما طرفا الشارب وهما السبالان فقيل هما منه وقيل من اللحية فقيل لا بأس بتركها وقيل يكره لما فيه من التشبه بالاعاجم واهل الكتاب وهذا اولى بالصواب وتمامه فى حاشيه نوح۔

(رد المحتار ص ۲۰۴ ج۲، احسن الفتاویٰ ص ۴۴۷ ج۸)

مجاہدین کے لیے مونچھیں بڑھانے کا حکم

سوال ...... مجاہدین کے لیے میدان جہاد میں مونچھیں بڑھانے کا کیا حکم ہے؟

جواب ...... مجاہدین کے لیے میدان جہاد میں اس نیت سے مونچھیں بڑھانا تاکہ دشمن پر رعب

رہے شرعاً جائز ہے۔ بشرطیکہ اوپر کے ہونٹ کی سرخی نظر آئے۔

وفی الھندیة قال: قالوا لابد عن طول الشارب للغزاة لیکون اھیب فی عین العدو کذا فی الغیاثیة۔ (عالمگیریہ ص ۳۴۸ ج۵)

مونچھوں کو مونڈھنے کا حکم

سوال ...... استرہ یا بلیڈ سے مونچھیں مونڈھنا جائز ہے یا مکروہ۔ جبکہ بعض حضرات مونڈھنے کو مکروہ سمجھتے ہیں کیا مونچھوں کو مونڈھنا واقعی مکروہ ہے؟

جواب ...... باتفاق امام ابوحنیفہ وصاحبین رحمہم اللہ تعالی مونچھوں کو مونڈھنا یا ایسا کاٹنا جو کہ مونڈنے کی طرح ہو سنت ہے۔ سنیتِ حلق سے انکار امام صاحب وصاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب منصوص کے خلاف ہونے کی وجہ سے بالکل غیر معتبر ہے۔ صحیح یہی ہے کہ مونچھوں کو مونڈھنا بھی سنت ہے بلکہ سنیت کا اعلی درجہ ہے۔ مونچھوں کو کاٹنے کی تفصیل اوپر ذکر ہو چکی ہے فلانعیدہ

قال الطحاوی رحمه الله تعالی قصه حسن واحفاؤه احسن وافضل وهذا مذهب ابي حنيفة و ابي يوسف و محمد رحمهم الله تعالى وقال فی اٰخر البحث: ان قص الشارب من الفطرة وهو مما لا بد منه و ان ما بعد ذالك من الاحفاء هو افضل و فيه من اصابة الخير ما ليس في القص۔ (شرح معانی الاثار ص ۲۷۹ ج۲)

(و التفاصیل مع الدلائل القویة فی احسن الفتاویٰ ص ۲۵۰ ج۸)

وضاحت: یہاں تک داڑھی اور مونچھوں کے مفصل احکام بیان ہوئے اب داڑھی مونچھوں کی مناسبت سے جسم کے دوسرے حصوں کے بالوں کے شرعی احکام کا جائزہ لیا جاتا ہے تاکہ فائدہ تام وعام ہو سکے۔

سر کے بالوں کی جائز صورتوں کی تفصیل

سوال ...... سر کے بالوں میں کون کون سی صورتیں جائز ہیں اور کون سی ناجائز۔ اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کریں؟

جواب ...... بال رکھنے کی جائز صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ پٹے رکھنا۔ اس کی تین قسمیں ہیں:
(ا)۔ کانوں کی لو تک اس کو عربی میں ''وفرہ'' کہتے ہیں۔ (ب)۔ کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان تک اس کو ''لمہ'' کہتے ہیں۔ (ج)۔ کندھوں تک اس کو ''جمہ'' کہتے ہیں۔

(۲)۔ حلق یعنی پورے سر کے بال منڈوانا۔

(۳)۔ پورے سر کے بالوں کو برابر کاٹنا۔

ان میں سب سے افضل پہلی صورت ہے پھر دوسری صورت کا درجہ اور آخری صورت کی صرف گنجائش ہے۔

اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ پٹے رکھنا مسنون ہے۔ البتہ حلق (منڈانے) کی سنیت میں اختلاف ہے۔ علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دائمی عمل ہونے کی وجہ سے مسنون کہا ہے۔

اسی طرح امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی سنیت نقل کی ہے۔ بہر حال حلق کے جواز میں کوئی شبہ نہیں ہے اور بچوں کی تربیت کی خاطر ان کے سر کو منڈوانا افضل ہے بلکہ غلبہ فساد کی وجہ سے ضروری ہے۔

سر پر بال رکھنے کا حکم

سوال...... سر منڈانا سنت ہے یا سر پر بال رکھنا؟

جواب...... سنت کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) سنت عبادت، (۲) سنت عادت، مطلق سنت کا اطلاق سنت عبادت پر ہوتا ہے ترک سنت پر وعید بجا آوری پر ثواب کا مدار بھی اسی پہلی قسم پر ہے، دوسری قسم سنت عادت پر عمل کرنا بھی باعث برکت اور دلیل محبت ہے لیکن دین کا ایسا جز نہیں ہے کہ اس کے ترک پر ملامت کی جائے۔ اب سر پر بال رکھنا سنت عادت میں داخل ہے کوئی اتباع سنت کی نیت سے رکھ لے باعث اجر و ثواب ہے۔

باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حج کے موقع پر بال منڈانا بھی ثابت ہے اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادت مستمرہ منڈانے کی تھی اس لیے منڈانا بھی بلا کراہت جائز ہے البتہ اولیٰ اور بہتر سر پر بال رکھنا ہے۔ (ملخص از امداد الفتاویٰ ص ۲۳۹ ج ۴)

زاد المعاد في هدي خير العباد (1/ 167)

كان يحب الترجل وكان يرجل نفسه تارة وترجله عائشة تارة . وكان شعره فوق الجمة ودون الوفرة وكانت جمته تضرب شحمة أذنيه وإذا طال جعله غدائر أربعا قالت أم هانئ قدم علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قدمة وله أربع غدائر والغدائر الضفائر وهذا حديث صحيح

سر کے بالوں کی ناجائز صورتیں

سوال ...... آج کل عوام میں سر کے بال بنانے کی مختلف صورتیں رائج ہیں اس کو فیشنی بال کہا جاتا ہے۔ سب میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ بال کہیں سے چھوٹے کہیں سے بڑے ہوتے ہیں گویا فیشن پورا ہی جب ہوتا ہے کہ بالوں میں یکسانیت نہ ہو تو ایسے فیشنی بالوں کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب ...... سر کے بعض حصہ کے بال منڈانا بعض حصے کے چھوڑنا یا بعض زیادہ تراشنا بعض کم، حدیث میں ایسے بال رکھنے سے صراحۃ ممانعت آئی ہے، خواہ یہ کسی فاسق و فاجر قوم یا گروہ کا شعار ہو یا نہ ہو۔ اگر فساق وفجار کا شعار بھی ہو تو اس کا گناہ اور بھی سخت ہوگا۔

(ملخص از احسن الفتاویٰ ج۸)

اس زمانے میں چاروں طرف کے بال برابر کاٹنے کے سواء بقیہ تمام صورتیں انگریزوں کا شعار ہیں اس لیے ان فیشنی بالوں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بچوں کے بالوں کا حکم

سوال ...... کیا بچوں کے بال کٹوانے کے بارے میں شریعت میں کوئی پابندی ہے؟

جواب ...... بچوں کے بالوں کے متعلق بھی (قزع) یعنی سر کے بعض حصہ منڈانے اور بعض کے چھوڑنے سے ممانعت آئی ہے اس لیے بہتر ہے کہ پورا سر منڈائے یا کم از کم چاروں طرف سے برابر کر کے بالکل چھوٹے کروا دیئے جائیں۔ فیشنی بال بچوں کے لیے بھی جائز نہیں ہیں

عن ابن عمر رضى الله عنهما ان النبى صلى الله عليه وسلم راى صبيا حلق بعض راسه فنهاهم عن ذالك و قال احلقوا كله او

اترکوا کله رواه مسلم (مشکوۃ ص ۳۸ ج۱، امداد الفتاویٰ ص ۲۲۳ ج۴)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا کہ اس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح بال کٹوانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا "یا پورے سر کے بال منڈوا دو یا پورے چھوڑ دو"۔

اس دور میں لوگ عموماً بچوں کے سر کے بال بنوانے میں شرعی حکم کو مدنظر نہیں رکھتے ہیں بلکہ کسی فلمی اداکار اور دیگر مغرب زدہ لوگوں کے بچوں کو دیکھ کر اس طرح خلاف شرع بال بنوا لیتے ہیں، ان کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ خلاف شرف بال کٹوانا بڑا گناہ ہے۔

مرد کے لیے جوڑا باندھنا جائز نہیں

سوال ......مرد کے بال بہت بڑے بڑے ہوں تو ان کو سنبھالنے کے لیے جوڑا باندھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ......مردوں کے لیے جوڑا باندھنا جائز نہیں ہے۔

قال العلامة عالم بن العلاء الدهلوی رحمه الله ویکره ان یصلی وهو عاقص شعره والعقص هو الاحکام والشد والمراد من المسألة عند بعض المشائخ أن یجمع شعره علی هامته ویشده بصمغ أو غیره لیتلبد، وعند بعضهم أن یلف ذوائبه حول رأسه کما تفعله النساء فی بعض الاوقات، وعند بعضهم ان یجمع الشعر کله من قبل القفاء و یمسکه بخیط خرقة کیلا یصیب الارض اذا سجد۔ (التاتار خانیه ص ۵۶۱ ج۱، احسن الفتاوی ص ۸۷ ج۸)

عورتوں کا جوڑا باندھنا

سوال ......عورتیں سر کے بالوں کو کس طرح پردہ میں رکھیں۔ اگر جوڑا باندھیں تو اس کا جائز طریقہ کون سا ہے؟

جواب ......عورتوں کا بالوں کو جمع کر کے سر کے اوپر جوڑا باندھنا نا جائز ہے، یہ ہندو عورتوں کا طریقہ ہے حدیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے کہ ایسی عورتوں کو جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔ اس کے سواء دوسرے طریقے سے جوڑا باندھنا جائز ہیں بشرط یہ کہ کسی نامحرم کی

نظر نہ پڑے اور کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو، عورتوں کے بالوں کا سخت پردہ ہے حتی کہ بوڑھی عورت کے بال دیکھنا بھی حرام ہے گدی پر جوڑا باندھنا جائز ہے، بلکہ حالت نماز میں افضل ہے اس لیے کہ اس سے بالوں کے پردہ میں سہولت ہوتی ہے۔

(ملخص از احسن الفتاویٰ ص ۷۴ ج ۸)

مصنوعی بال لگانا

سوال ...... بعض عورتیں بازار سے مصنوعی بال خرید کر اپنے بالوں میں لگالیتی ہیں تاکہ بال بڑے معلوم ہوں کیا یہ جائز ہے؟

جواب ...... اگر یہ بال انسان کے ہوں تو ان بالوں کو اپنے بالوں کے ساتھ ملانا گناہ کبیرہ ہے اس پر حدیث میں لعنت وارد ہوئی ہے اور جانور وغیرہ کے بال ملانا جائز ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم : لعن اللہ الواصلۃ المستوصلۃ و الواشمۃ والمشتوشمۃ۔ متفق علیہ مشکوۃ۔

جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے بالوں میں کسی دوسری عورت کے بالوں کا جوڑا لگائے (خواہ خود لگائے یا کسی دوسرے سے لگوائے) اور جو کسی دوسری عورت کے بالوں میں اپنے بالوں کا جوڑ لگائے اور جو عورت گودے اور جو عورت گدوائے (یعنی سوئی وغیرہ چبھو کر اس زخم میں سرمہ یا نیل وغیرہ بھر دیا جائے اس کو آج کی اصطلاح میں ٹےٹو بنانا کہا جاتا ہے) ان سب پر اللہ کی لعنت ہوتی ہے۔

وفی الشامیۃ قال: ولا یجوز الانتفاءِ بہ لحدیث لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ وانما یرخص فیما یتخذ من الوبر فیزید فی قرون النساء و ذوائبھن ھدایۃ۔ (شامیہ ص ۵۸ ج ۵ باب بیع الفاسد)

انسانی بالوں کو بیچنا

سوال ...... انسانی بالوں کو بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ...... انسان کے قابل احترام ہونے کی وجہ سے اس کے جسم کے بالوں کو بیچنا ناجائز اور خریدنا حرام ہے۔ اگر کسی نے بیچا تو اس کی قیمت حلال نہیں ہوگی اس کو واپس کرنا ضروری ہے۔

المبسوط للسرخسي (23/ 14)

فأما إذا كانت غير مخلوطة بالتراب فلا يجوز بيعها، ولا استعمالها في الأرض لنجاسة عينها بمنزلة الخمر، وكانت هذه الحرمة لاحترام بني آدم فبيع السرقين، وإلقاؤه في الأرض جائز ولكن لاحترام بني آدم لا يجوز ذلك في الرجيع وهو كالشعر فإن شعر الآدمي لا ينتفع به بعد ما بان عنه، بخلاف شعر سائر الحيوانات وصوفها۔ (كذا فی الشامیہ ص ۵۸ ج۵)

عورتوں کا بال کٹوانا

سوال......آج کل خواتین جو کہ بطور فیشن کے سر کے بال کٹواتی ہیں کیا شرعاً خواتین کے لیے سر کے بال کٹوانا جائز ہے؟

جواب......خواتین کے لیے اپنے سر کے بالوں کو مونڈھنا کترنا خواہ کسی بھی جانب سے ہو تشبہ بالرجال ہونے کی وجہ سے شرعاً جائز نہیں ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ ہاں البتہ شرعی عذر کی بناء پر مثلاً سر میں کوئی بیماری درد وغیرہ پیدا ہو جائے جس کے سبب بالوں کا ازالہ ناگزیر ہو۔ (یعنی اس کے بغیر سخت تکلیف میں مبتلا ہو) تو بالوں کے ازالہ کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن جیسے ہی یہ عذر ختم ہو جائے گا اجازت بھی ختم ہو جائے گی۔

وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساءو المتشبهات من النساء بالرجال رواه البخارى ۔ (مشكوة باب الترجل)

وعن على رضی الله عنه نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تحلق المرأة رأسها (رواه النسائی) وفى حاشية المشكوة قوله ان تحلق المرأة رأسها و ذالك لان الذوائب للنساء كاللحى للرجال فى الهئية و الجمال (مشكوة ص ۳۸۴ ج۲)

یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت ہے ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور ان عورتوں پر جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ (بخاری)

اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر

منڈانے سے منع فرمایا۔ (نسائی)

اس حدیث کے تحت مشکوۃ کے حاشیہ میں مذکور ہے کہ عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمانے کی وجہ یہی ہے کہ عورتوں کی زلفیں مردوں کی داڑھی کی طرح صورت وزینت میں۔ لہٰذا جس طرح مردوں کے لیے داڑھی منڈانا یا مٹھی سے کم کرنا حرام ہے بعینہ اسی طرح عورتوں کے سر کا بال منڈانا اور کٹوانا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔

بال کٹوانے کی ممانعت کس عمر سے ہے؟

سوال ...... لڑکیوں کے لیے بال کٹوانے کی ممانعت کا حکم کتنی عمر سے ہے؟

جواب ...... اصل حکم تو بلوغ کے ساتھ ہے۔ فقہا کرام نے نو سال کی عمر سے لڑکیوں کو مشتہاۃ قرار دیا ہے، اور نو سال پورے ہونے وہ پردہ وغیرہ بہت سے مسائل میں بالغہ عورت کے حکم میں ہو جاتی ہے اس لیے نو سال کی عمر سے ہی بال کٹوانے سے ممانعت کر دی جائے گی۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (3/ 566)

وقدر بتسع وبه يفتى. وبنت إحدى عشرة مشتهاة اتفاقا زيلعي (قوله: مشتهاة اتفاقا) بل في محرمات المنح: بنت تسع فصاعدا مشتهاة اتفاقا سائحاني.

عورت کے سر کے بالوں کی حد

سوال ...... کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی عورت کے سر کے بال حد سے بڑھ جائیں، ان کو سنبھالنا اس کے لیے مشکل ہو جائے تو شریعت کی رو سے اس کو کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر کاٹنا جائز ہو تو اس کی مقدار کیا ہوگی؟

جواب ...... خواتین کے لیے سر کے بال باعث زینت ہیں، عام حالات میں خواتین پر بالوں کی حفاظت کرنا معتد بہ مقدار تک بڑھانے کی کوشش کرنا لازم ہے، سر منڈانا یا بالوں کو کاٹ کر مردوں سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، البتہ کسی عورت کے بال خلاف عادت حد سے بڑھ جائیں، سرین سے نیچے آ جائیں، سنبھالنا مشکل ہو رہا ہو، زینت کی بجائے عیب دار معلوم ہونے لگیں تو سرین سے نیچے والے حصہ کے بال کاٹے جا سکتے ہیں،

(ماخوذ از فتاوی رحیمیہ ج ۱۰/ص ۱۲۰)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 407)

وفيه: قطعت شعر رأسها أثمت ولعنت زاد في البزازية وإن بإذن الزوج لأنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق، ولذا يحرم على الرجل قطع لحيته، والمعنى المؤثر التشبه بالرجال اهـ.

(الفتاوى الهندية (44/ 39)

ولو حلقت المرأة رأسها فإن فعلت لوجع أصابها لا بأس به وإن فعلت ذلك تشبها بالرجل فهو مكروه۔

مشكاة المصابيح للتبريزي (2/ 97)

عن علي وعائشة رضي الله عنهما قالا: نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها . رواه الترمذي

بالوں کو ڈیزائن سے سنوارنا

سوال......خواتین کے لیے بالوں کو فیشن سے سنوارنے کا کیا حکم؟

جواب......خواتین کے لیے سر کے بالوں کو کاٹے بغیر مختلف ڈیزائن اور فیشن سے سنوارنا جائز ہے، البتہ اس میں مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا بہرحال ضروری ہے

1۔اس سے کافر اور فاسقہ عورتوں کی مشابہت لازم نہ آتا ہو۔

2۔محض اپنے شوہر کا دل خوش کرنے کے لیے ایسا کیا جائے،

3۔اتنا وقت اس میں ضائع نہ ہو جس سے دوسرے ضروری امور میں خلل پڑتا ہو۔

ابرو کے بال کاٹنے کا حکم

سوال......اگر کسی کی ابرو کے بال زیادہ ہوں دیکھنے میں بدنما لگتے ہوں تو زائد بالوں کو قینچی سے برابر کر دینا کیسا ہے؟

جواب......ابرو بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہوں تو ان کو درست کر کے عام حالت کے مطابق کرنا جائز ہے۔ بشرطیہ کہ اتنا مبالغہ نہ ہو کہ نامصہ اور متنمصہ کے حکم میں داخل ہو جائے۔

وفی الشامیة قال: ولا بأس باخذ الحاجبين و شعر وجهه مالم يشبه المخنث تاتر خانيه۔ (شامی ص ۲۸۸ ج۵)

سینے اور پیٹ کے بال کا حکم

سوال ...... سینے اور پیٹ کے بالوں کو منڈانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ...... جائز ہے مگر خلاف ادب اور غیر اولی ہے۔

و فی الهندية قال: وفی حلق شعر الصدر والظهر ترك الادب كذافی القنية۔ (عالمگیریہ ص ۳۵۸ ج۵)

ران اور بازو کے بالوں کا حکم

سوال ...... ران اور بازو وغیرہ پر جو بال ہوتے ہیں ان کو مونڈنے کا کیا حکم ہے؟

جواب ...... ان بالوں کا رکھنا اور مونڈنا دونوں درست ہے۔ (بہشتی گوہر)

ناک کے اندر کے بالوں کا حکم

سوال ...... موئے بینی یعنی ناک کے اندر کے بالوں کو کاٹنا بہتر ہے یا اکھیڑنا اور اس کی مدت کیا ہے؟

جواب ...... ناک کے اندر کے بالوں کو قینچی سے کترنا بہتر ہے۔ اکھیڑنا مناسب نہیں جب بھی بال بڑھے ہوئے نظر آئیں ان کو صاف کریں ناک کے بالوں کو اتنا بڑھا لینا کہ ناک سے باہر نکل جائیں اور لوگوں کے لیے نفرت کا سبب بنیں بالکل درست نہیں۔

فی الشامية قال: ولا ينتف انفه لانه يورث الاكلة۔

(شامی ص ۲۸۸ ج۵۔ کتاب الحضرو الاباحة)

کان کے بالوں کا حکم

سوال ...... بعض لوگوں کے کان کے اوپر والے حصے میں کچھ بال اگتے ہیں ان کو کاٹنا شرعا کیسا ہے؟

جواب ...... کان کے بالوں کو کاٹ کر صاف کرنا جائز ہے۔

گردن کے بالوں کا حکم

سوال ...... گردن کے بال مونڈنا جائز ہے؟

جواب ...... گردن کے بال مونڈنا جائز ہے۔ اس میں کوئی کراہت نہیں۔ حضرت گنگوہی قدس

سرہ فرماتے ہیں کہ گردن جدا عضو ہے اور سر جدا لہٰذا گردن کے بال منڈانا درست ہے۔

(فتاوی رشیدیہ ۴۶۷)

زیر بغل کا حکم

سوال......زیر بغل کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب......زیر ناف کی طرح زیر بغل کی صفائی بھی ضروری ہے البتہ اس میں اولی اور بہتر یہ ہے کہ ان بالوں کو نوچ کر دور کیا جائے۔ مونڈنا بھی جائز ہے۔ (شامی ص ۲۸۸ ج ۵)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 527)

والإبط أولى فيه النتف لورود الخبر ولأن الحلق يغلظ الشعر ويزيد الرائحة الكريهة بخلاف النتف

زیر ناف کا حکم

سوال......زیر ناف کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب...... ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ زیر ناف کو صاف کرنا افضل ہے سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے کہ نماز جمعہ سے قبل صفائی ستھرائی حاصل کرے ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو پندرہویں دن سہی۔ انتہائی درجہ چالیسویں دن ہے۔ اس سے زیادہ چھوڑنا جائز نہیں اگر چالیس دن گزر گئے پھر بھی صفائی نہیں کی تو گناہگار ہوگا یہی حکم ناخن اور موئے بغل کا بھی ہے۔

(شامی ص ۲۸۸ ج ۱ کتاب الحضر والاباحۃ)

وفی الهندية قال و لا عذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد كذا فی القنية۔ (عالمگیری ص ۳۵۸ ج ۵)

زاد المعاد في هدي خير العباد (1/ 171)

وفي صحيح مسلم عن أنس قال وقت لنا النبي صلى الله عليه وسلم في قص الشارب وتقليم الأظفار ألا نترك أكثر من أربعين يوما وليلة

زیر ناف صاف کرنے کا طریقہ

سوال......زیر ناف صاف کرنے کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

جواب......موئے زیر ناف میں مرد کے لیے استرا استعمال کرنا بہتر ہے۔ مونڈتے وقت ابتداء

ناف کے نیچے سے کرے۔عورت کے لیے سنت یہ ہے کہ چٹکی یا چمٹی سے دور کرے استرا نہ لگے۔(بہشتی گوہر)

وفی الاشباه والسنة فی عانة المرأة النتف۔(شامی ص ۲۸۸ ج۱)

حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (ص: 527)

والسنة في حلق العانة أن يكون بالموسى لأنه يقوي وأصل السنة يتأدى بكل مزيل لحصول المقصود وهو النظافة وإنما جاء الحديث بلفظ الحلق لأنه الأغلب وسواء في ذلك الرجل والمرأة وقالالنووي الأولى في حقه الحلق وفي حقها النتف

زیرناف صاف کرنے کے لیے پاؤڈر کا استعمال

سوال ......زیرناف صاف کرنے کے لیے کریم یا پاؤڈر استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب ...... مستحب یہ ہے کہ مرد استرا استعمال کرے اور عورتیں اکھاڑیں۔تاہم پاؤڈر اور کریم کا استعمال بھی جائز ہے۔(ملخص از احسن الفتاوی ص ۸۷ ج۸)

زیرناف دوسرے سے صاف کروانے کا حکم

سوال ......اگر کوئی شخص بڑھاپا یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے زیرناف کی صفائی پر قادر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب ......بحالت مجبوری بیوی سے کروائے اگر بیوی نہ ہو تو کوئی دوسرا شخص نائی وغیرہ اپنی نظر بچاتا ہوا صاف کرے۔ اسی طرح عضو مخصوص کو ہاتھ لگانے سے بھی حتی الامکان پرہیز کرے۔ پاؤڈر وغیرہ سے آسانی سے صاف ہوسکتا ہو تو اس سے صاف کرے۔

وفی الھندیة قال: فی جامع الجوامع حلق عانته بیده و حلق الحجام جائزان غض بصره کذا فی التارخانیه۔

(عالمگیریہ ص ۳۵۸ ج ۴)

میت کے زیرناف صاف کرنے کا حکم

سوال ......اگر معلوم ہوں کہ میت کے زیرناف بڑے ہوئے ہیں تو نہلاتے وقت ان صاف کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب......میت کے زیر ناف بال کاٹنا صاف کرنا جائز نہیں بلکہ اسی حالت میں غسل دے دیا جائے۔

قال فی الهندیه ج۲/۷۴ ؛ ولا ینتف ابطه ولا یحلق شعر عانته

زیر ناف کی حدود

سوال......زیر ناف کے بال کہاں تک کاٹنے چاہیے دبر کے چاروں اطراف کے بال بھی کاٹنا ضروری ہے یا نہیں جبکہ ان کو کاٹنا مشکل ہوتا ہے؟

جواب......زیر ناف (عانہ) کی حد مثانہ سے نیچے پیڑو کی ہڈی سے شروع ہوتی ہے۔یعنی ناف کے بالکل نیچے سے شروع نہیں ہوتی بلکہ پیٹ کی حد جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سخت ہڈی ہے جس پر مخصوص نوعیت کے گھنے بال اگتے ہیں وہیں سے حد شروع ہوتی ہے۔وہاں سے لے کر اعضاء ثلاثہ (یعنی پیشاب کی نالی اور خصیتین) اور ان کے اردگرد اور ان کے برابر میں رانوں کا وہ حصہ جس کا نجاست کے ساتھ تلوث کا خطرہ ہے۔پورے بالوں کو صاف کرنا ضروری ہے اسی طرح دبر کے بال صاف کرنا بھی واجب ہے اس کے اطراف کے بال بھی۔

وقال ابن عابدین رحمه الله تعالی فی فضل الاحرام العانة الشعر القریب من فرج الرجل والمرأة و مثلها شعر الدبر بل هو اولی بالازالة لئلا یتعلق به شئی من الخارج عند الاستنجاء بلا حجر۔

(رد المختار ص ۴۸۱ ج۸، احسن الفتاویٰ ص ۷۸ ج۸)

سر میں تیل لگانے کا حکم

سوال......سر میں تیل لگانے کا شرعا کیا حکم ہے؟

جواب......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر مبارک پر کثرت سے تیل استعمال کرتے تھے کثرت سے داڑھی میں کنگھی کرتے تھے۔

مشكاة المصابيح للتبريزي (2/ 508)

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر دهن رأسه وتسريح لحيته ويكثر القناع كأن ثوبه ثوب زيات. رواه في شرح السنة

تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر پر تیل لگانا بھی سنت ہے۔اور داڑھی میں کنگھی کرنا

بھی سنت ہے۔لیکن جو لوگ ہر وضوء کے بعد کنگھی کرتے ہیں اس کی سنت صحیحہ میں کوئی بنیاد نہیں،اس لیے ہر وضوء کے بعد کنگھی کرنے کی عادت نہ بنائیں۔(مظاہر حق جدید ص ۲۲۳ ج ۴)

سر پر مانگ نکالنے کا حکم

سوال......سر کے بالوں میں مانگ نکالنے کا کیا حکم اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

جواب......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں میں مانگ نکالتی تو اوپر سے بالوں کے دو حصے کر کے مانگ چیرتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی کے بال دونوں آنکھوں کے درمیان چھوڑتی۔

مشكاة المصابيح للتبريزي (2/ 508)

وعن عائشة قالت : إذا فرقت لرسول الله صلى الله عليه و سلم رأسه صدعت فرقه عن يافوخه وأرسلت ناصيته بين عينيه .

رواه أبو داود

اس سے معلوم ہوا کہ سر پر سنت کے مطابق پٹے بال ہوں تو مانگ نکالنا سنت ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں آنکھوں کے درمیان جگہ سے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کر کے تالو تک لے جائے۔

بالوں کو اچھی طرح رکھنے کا حکم

سوال......بالوں کی صفائی ستھرائی کے بارے میں شرعاً کوئی خاص ہدایت ہے؟

جواب......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سر پر بال رکھے ہوئے ہو اس کو چاہیے کہ اپنے بالوں کو اچھی طرح رکھے۔(ابوداؤد)

اس حدیث میں بالوں کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ ان کو اچھی طرح رکھے یعنی ان کو دھویا کرے ان پر تیل لگایا کرے۔کنگھا کیا کرے۔انہیں بکھری ہوئی حالت میں چھوڑنا کہ لوگوں کے لیے وحشت ونفرت کا باعث بنیں بالکل مناسب نہیں۔کیونکہ نفاست صفائی ستھرائی ایک پسندیدہ محبوب چیز ہے۔البتہ مرد اس میں مبالغہ نہ کریں کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔(ترمذی، ابوداؤد) اس لیے اعتدال کے ساتھ سر اور داڑھی کے بالوں کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہیے۔

بال کے پاک اور ناپاک ہونے کی تفصیل

سوال ...... بال پانی کے برتن میں بال گر جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب ......خنزیر کے علاوہ باقی تمام جانوروں کے بال اسی طرح انسان کے بال پاک ہیں۔ اگر وہ پانی کے برتن میں گر جائے تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ البتہ خنزیر کا بال چونکہ ناپاک ہے وہ اگر پانی یا کسی اور چیز میں گر جائے تو وہ چیز ناپاک ہوجائے گی۔ و فی الھدایۃ قال: شعر الانسان وعظمہ طاھر۔

محرم کا سر سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوانے کا حکم؟

سوال ......ایک شخص عمرہ کر کے سر پر سے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوا کر احرام کھول کر اپنے گھر آ گیا تو وہ مذہب احناف کے موافق اپنے احرام سے حلال ہوا ہے یا نہیں؟

جواب ......سر پر بال ہونے کی صورت میں عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کے لیے احناف کے نزدیک حلق یا قصر ضروری ہے اور حلق وقصر کرانے میں کم از کم مقدار چوتھائی سر کا حلق کرانا ہے اس سے کم منڈوانے یا کتروانے سے احرام سے حلال نہیں ہوگا اور چوتھائی سر کے بال کٹوانا ہوں تو کم از کم ایک سر انگشت (یعنی پور) کے برابر کٹانا واجب ہے۔

(عمدۃ الفقہ ص ۲۴۸ ج۴، معلم الحجاج ص ۱۹۰)

اور اگر اتنے بال نہ ہوں تو صرف استرا یا اس کے قائم مقام مشین پھیرنا کافی ہوگا جتنے بال بھی کٹ جائیں اس فعل کے ذریعے حلال ہوجائے گا۔

صورت مسئولہ میں شخص مذکورہ نے عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لیے دو چار جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال کٹوائے اور وہ چوتھائی سر کی مقدار کو نہیں پہنچتے ہیں تو وہ اپنے احرام سے حلال نہیں ہوا۔ جب تک کم از کم چوتھائی سر کے برابر مقدار انملہ (پور) بال نہ کٹائے گا حلال نہ ہوگا اور اس درمیان جتنے ممنوعات احرام کا ارتکاب کرے گا اس کے اعتبار سے دم، صدقہ یا جزاء لازم ہوگی۔ تفصیل کے لیے معلم الحجاج میں ''جنایات''، یعنی ممنوعات احرام وحرم اور ان کی جزاء ملاحظہ ہو۔ عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لیے حدود حرم سے باہر حلق یا قصر کرایا ہو وہ احرام سے حلال تو ہوجائے گا مگر ایک دم لازم ہوگا اور وہ دم حدود حرم میں ذبح کرانا لازم ہے اپنے مقام

پر ذبح کرنا کافی نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رحیمیہ ص ۴۰۵ ج ۶)

محرم کے سر پر بال نہ ہوں تو کیا کرے؟

سوال......ایک شخص حج کے لیے گیا اسی سفر میں اس نے کئی عمرے کئے احرام سے حلال ہونے کے لیے حلق یا قصر ضروری ہے چونکہ ہر روز یا دوسرے روز عمرہ کرنا تھا اس لیے بہت معمولی بال کٹتے تھے قریب ایک سوت یا اس سے بھی کم بال کٹتے نظر آتے تھے اب سوال یہ ہے یہ حلق صحیح ہوا یا نہیں؟

جواب......صورت مسئولہ میں جب پہلے حلق کرانے کی وجہ سے سر پر بال نہیں تو صرف استرا یا اس کے قائم مقام مشین پھیر دینا کافی اور یہ پھیرنا واجب ہے۔

وفی الهندية قال: واذا جاء وقت الحلق و لم يكن على رأسه شعر بالحلق قبل ذالك او بسبب اخر ذكر فى الاصل انه يجرى موسى على رأسه لانه لوكان على رأسه شعر كان الماخوذ عليه اجراء الموسىٰ وازالة الشعر فما عجر عنه سقط ومالم يعجز عنه يلزمه۔ ثم اختلف المشائخ فى اجراء الموسى انه واجب او مستحب والاصح انه واجب هكذا فى المحيط۔

(ص ۲۳۱، فتاویٰ رحیمیه ص ۴۰۶ ج ۶)

داڑھی منڈانے کے دنیوی نقصانات

سوال......داڑھی منڈانے سے دنیوی طور پر انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے؟

جواب......مولانا میرٹھی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ اب داڑھی کی طبی حیثیت بھی ملاحظہ فرمائیے: طب یونانی تو پہلے ہی طے کر چکی تھی کہ داڑھی مرد کے لیے زینت ہے اور گردن اور سینے کے لیے بڑی محافظ ہے مگر اب تو ڈاکٹر بھی الٹے پاؤں لوٹنے لگے ہیں چنانچہ ایک ڈاکٹر لکھتا ہے کہ نیچی داڑھی مضر صحت جراثیم کو اپنے اندر الجھا کر حلق اور سینہ تک پہنچنے سے روک لیتی ہے اور ایک ڈاکٹر یہاں تک لکھتا ہے کہ اگر سات نسلوں تک مردوں میں داڑھی منڈانے کی عادت قائم رہی تو آٹھویں نسل بے داڑھی پیدا ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر نسل میں مادہ منویہ کم ہوتے ہوئے آٹھویں نسل میں مفقود ہو جائے گا۔ یہ اس ڈاکٹر کی پیش گوئی نہیں ہے

جس کا تعلق نجوم سے ہے بلکہ ایک طبعی اصول ہے کہ صاف لہجہ والا بچہ اگر بار بار کسی ہکلے کی نقل اتارتا رہتا ہے تو چند روز میں ہکلا بن جاتا ہے پھر کتنی ہی کوشش کرلے ایک بات بھی بغیر ہکلاہٹ کے نہیں کہہ سکتا۔ اس بحث میں سب سے زیادہ واضح تحریر امریکن ڈاکٹر چارلس ہومر کی ہے جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ اس کا بلفظہ ترجمہ ایک مضمون نگار نے داڑھی مونڈنے کے لیے برقی سوئیاں ایجاد کرنے کی مجھ سے فرمائش کی ہے تاکہ وہ تمام وقت جو داڑھی مونڈنے کی نظر ہوتا ہے بچ جائے لیکن سمجھ نہیں آتا کہ آخر داڑھی کے نام سے لوگوں کو لرزہ کیوں چڑھتا ہے لوگ جب سروں پر بال رکھتے ہیں تو پھر چہرہ پر ان کے رکھنے میں کیا عیب ہے۔

کسی کے سر پر اگر کسی جگہ کے بال اڑ جائیں تو اسے اس گنج کے اظہار سے شرم آیا کرتی ہے لیکن یہ عجیب تماشا ہے کہ اپنے پورے چہرے کو خوشی سے گنجا کر لیتے ہیں اور اپنے کو داڑھی سے محروم کرتے ذرا نہیں شرماتے جو کہ مرد ہونے کی سب سے زیادہ واضح علامت ہے۔ (ماخوذ از داڑھی کا وجوب)

اللہ تعالی سے دعاء ہے کہ تمام مسلمانوں کو شریعت مطہرہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطاء فرمائے اور جناب نبی کریم ﷺ کی طرح صورت، شکل لباس، وضع قطع، رہن سہن اپنانے کی توفیق عطاء فرمائے۔

یارب میں تیرے محبوب کی شباہت لے کر آیا ہوں
حقیقت تو اس کو کردے میں صورت لے کر آیا ہوں

آمین ھو نعم الوکیل

راقم الحروف:

احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
استاذ و مفتی جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی

داڑھی سے متعلق ایک نظم سے اقتباس

قبر کی کچھ کر لو تیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
سامنا جب آقا کا ہو
جھکے نہ گردن شرم کے مارے
شکل نبی ﷺ کی جو اپنائے گا
رب کا پیارا وہ بن جائے گا
برسے گی اس پر رحمت باری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
جس نے نبی ﷺ کے دل کو دکھایا
اللہ کو گویا اس نے ستایا
حشر میں ہوگی اس کی خواری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
للہ داڑھی اب نہ منڈانا
اپنے نبی ﷺ کا دل نہ دکھانا
سنت ان کی ہے یہ پیاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
قبر میں جب تم کل جاؤ گے
آقا کو کیا منہ دکھلاؤ گے

عقل میں آئی یہ بات تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی
جس نے سنت کو اپنایا
اس نے بڑا نفع کمایا
گواہی دیں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری
رکھ لو بھیا اب تو داڑھی

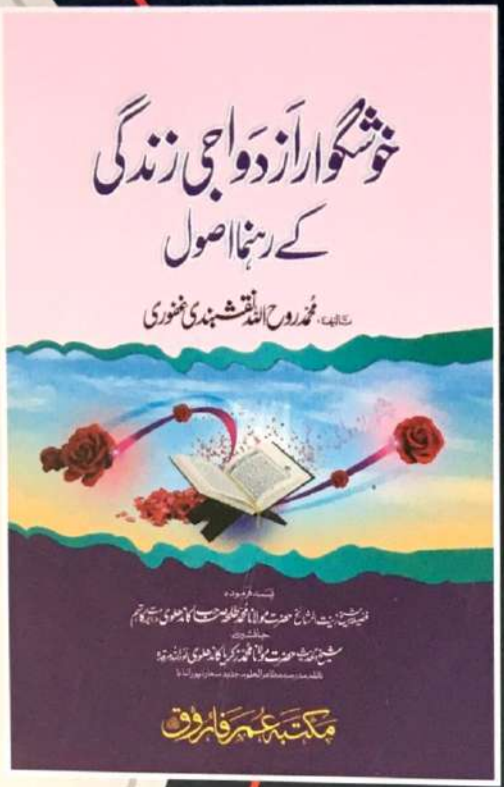

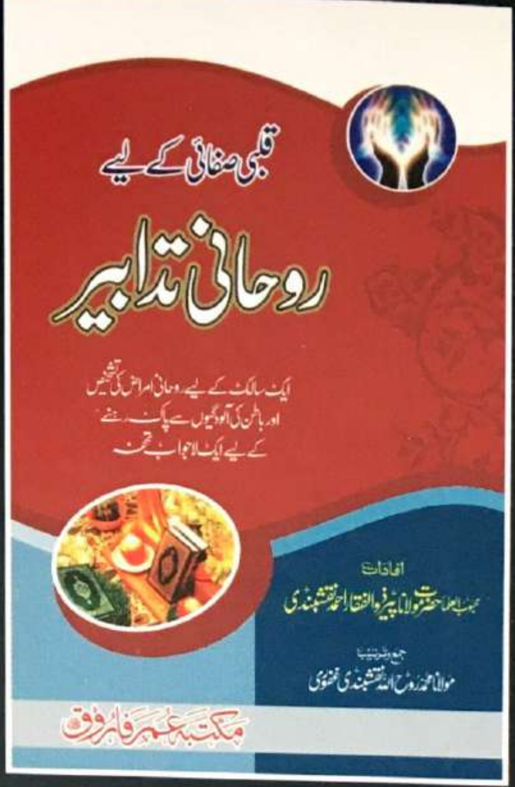

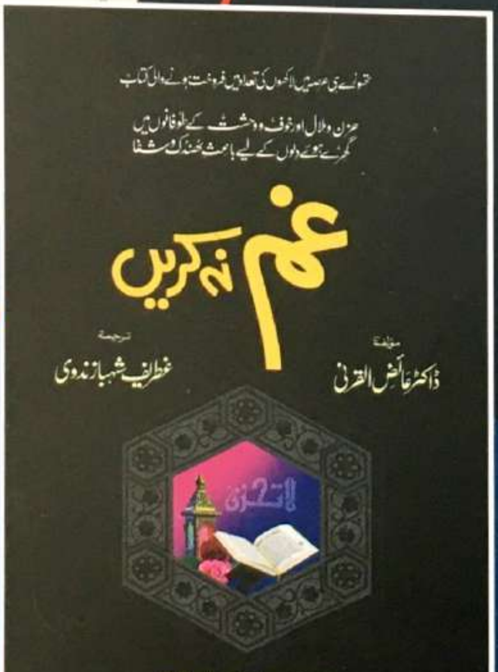

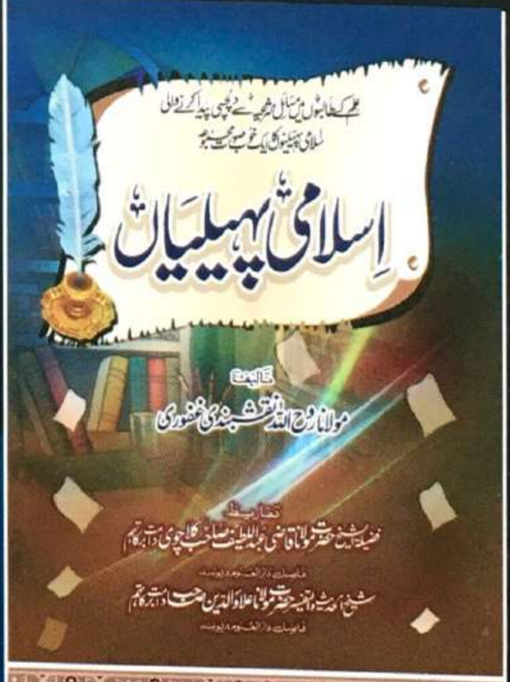

Faraz: 0302-2691277

مکتبہ عمر فاروق
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34604566 Cell: 0334-3432345